Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 59

شمارہ 12

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

8 ربیع الثانی 1431 ہجری 25 امان 1389 ہش 25 مارچ 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔

..................ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام..................

''یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اُسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرضِ تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اُس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دُعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے اور قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرّف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا جو اُس پر بد اثر ڈالتا ہے' وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزّت نہیں کرتا اور امورِ معروفہ میں جو خلافِ قرآن نہیں ہیں اُن کی بات کو نہیں مانتا۔ اور اُن کی تعہّدِ خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اُس کے اقارب سے نرمی سے اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گنہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اُس عہد کو جو اُس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع **مسیح موعود و مہدی معہود** نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص امورِ معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے طیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغگو، جعل ساز اور ان کا ہم نشین، اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں۔ تم اِن زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتی۔

ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اُس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا اُن کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو اُن کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا اُن کی حمایت میں۔ **کون خدا پر ایمان لایا؟** صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بیباک، گنہگار اور بد باطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا۔ جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ اُن کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا۔

وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اُس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دُنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن اُن پر دانت پیستا ہے۔ مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے اُن کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں اُن کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اُس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اُس پر ایمان لائے۔ ہم نے اُس کو شناخت کیا۔ تمام دنیا کا **وہی خدا ہے** جس نے میرے پر وحی نازل کی۔ جس نے میرے لئے **زبردست نشان** دکھلائے۔ جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے **مسیح موعود** کر کے بھیجا۔ اُس کے سوا کوئی خدا نہیں، نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اُس پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی۔ ہم نے اُسے دیکھ لیا کہ دُنیا کا وہی خدا ہے اُس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا ہی قادر اور قیّوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اُس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔ مگر وہی جو اُس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے''۔

('کشتی نوح'۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18-19۔ مطبوعہ لندن)

..................☆☆☆☆............☆☆☆☆............

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ایسے کریں اپنے شریک حیات کا انتخاب!

رات کو خبریں سننے کیلئے جب انڈیا ٹی وی کو آن کیا تو اس پر ایک پروگرام موضوع بحث تھا کہ ایک شخص نے اپنی شادی کیلئے رشتہ طے کر کے چار مختلف جیوتشیوں سے کنڈلی نکالی جس سے پتہ چلا کہ شادی کامیاب ہوگی اور اس کے مطابق اسنے شادی کر لی لیکن تھوڑے عرصہ بعد ہی اس کی ناکامی ظاہر ہونے لگی جس سے اس نے نتیجہ نکالا کہ اس طرح کنڈلی نکالنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اسی طرح ایک اور شخص نے اپنی شادی کیلئے کنڈلی نکالی جس سے پتہ چلا کہ اس کا یہ رشتہ کامیاب نہ ہو سکے گا لیکن اس کے الٹ رشتہ کامیاب رہا۔ اور اس بحث سے نتیجہ یہ نکلا کہ یہ کوئی یقینی علم نہیں ہے صرف ایک اندازہ ہے جس کا یقینی ہونا قطعی نہیں ہے۔

گزشتہ دنوں ایک ہندو شخص نے سویمبر رچایا جس کا مقصد تھا شادی کیلئے اپنی شریک حیات کا انتخاب کرنا۔ یہ پروگرام قریباً دو ماہ Imagin ٹی وی پر قسط وار دکھایا گیا۔ اس شو کے مطابق کئی لڑکیاں اس شادی کیلئے مقابلہ میں آئیں جو مختلف علاقوں اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھتی تھیں جن کے مختلف انٹرویو اور طرح طرح کے مقابلے کرائے گئے۔ رفتہ رفتہ ان کو شادی کے اس مقابلے سے خارج کر دیا گیا۔ بالآخر تین لڑکیاں رہ گئیں جن میں سے ہر ایک یقین رکھتی تھی کہ شادی مجھ سے ہی ہوگی۔ تینوں میں سے ہر ایک پر ظاہر کیا جا رہا تھا کہ شاید وہ ہی اس کی دلہن بنے لیکن شادی صرف ایک سے ہی ہونی تھی۔ شادی کی تمام رسمیں مکمل کر دی گئیں۔ تینوں لڑکیوں کے والدین بھی اس یقین کے ساتھ آئے کہ انکی بیٹی سے ہی شادی ہوگی اور یہ بھی نہیں کہا جا سکتا تھا کہ ضرور ہی ایسا ہوگا۔

بہر حال شادی کا مقررہ دن آیا۔ تینوں لڑکیاں اس امید سے کہ آج وہ اپنا گھر بسا لیں گی۔ سٹیج پر پوری طرح تیاری کے ساتھ آئیں اور لڑکے نے صرف ایک کے گلے میں ہار ڈال کر اسے اپنا شریک حیات چن لیا اور باقی دو لڑکیاں امید لاحاصل کے ساتھ بن بیاہے واپس چلی گئیں۔ اور یہ پروگرام Live دکھایا گیا جسے لاکھوں لوگوں نے اس جستجو کے ساتھ دیکھا کہ کون دلہن بنے گی۔ بہر حال یہ شادی ان کی رسوم کے مطابق ہوگئی۔ اب یہ شادی کتنی کامیاب ہوتی ہے اور باقی دو لڑکیوں کا جو فائنل میں پہنچیں کیا ہوگا اور ان کے علاوہ جو درجن سے زائد اس مقابلہ میں شامل ہوئیں ان کا کیا ہوگا، اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

اسی طرح کا ایک شو ایک اور فلم ایکٹر کی طرف سے گزشتہ چند ماہ قبل دکھایا گیا تھا۔ جو ایک لڑکی نے اپنے سویمبر (یعنی اپنے شریک حیات کا انتخاب کرنا) کے طور پر رچایا تھا، لڑکی عیسائی عقیدہ کی تھی اور اس سے شادی کے لئے بھی مختلف علاقوں و مذاہب سے تعلق رکھنے والے کئی لڑکے آئے تھے ان کے بھی شادی کیلئے مختلف انٹرویو اور امتحان لئے گئے اور مختلف مقابلے کرائے گئے۔ ہر ایک کا دعویٰ تھا کہ وہ اس ایکٹر سے ہی شادی کرنا چاہتا ہے لیکن مقابلے کی اس دوڑ میں چاہنے والے رفتہ رفتہ جھڑتے گئے اور بالآخر ۴ نوجوان فائنل میں پہنچے جن میں سے ہر ایک امیدوار تھا کہ وہی دلہا بنے گا اور لڑکی بھی ہر ایک کو یہی یقین دلا رہی تھی کہ وہ اسے ہی چاہتی ہے بالآخر یہاں بھی شادی کی پوری رسمیں ادا کی گئیں۔ چار امیدوار دلہے سٹیج پر تشریف لائے اور صرف ایک کے گلے میں ور مالا ڈال کر اسے شادی کیلئے منتخب کر لیا گیا۔ لیکن شادی نہیں ہوئی۔ اور اب یہ بھی سوال اٹھ رہا ہے کہ کیا لڑکی دوبارہ اپنا سویمبر رچائے گی۔ اب آگے کیا ہوتا ہے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ یہ منظر بھی کئی دنوں تک ٹی وی پر لوگ بڑی جستجو سے دیکھتے رہے، اس میں بعض پروگرام ایسے بھی پیش کئے گئے جو اعلیٰ اخلاق سے کوسوں دور اور نامناسب ہی تھے، اس قسم کی شادیوں کے کیا مقاصد ہیں یہ تو وہ لوگ ہی بہتر جانتے ہیں لیکن ان کے پیچھے جو لاکھوں روپیہ کا ضیاع ہوا وہ کسی اچھے مقصد میں کام آسکتا تھا اور اس سے کتنی ہی غریب بچیوں کی شادیاں ہو سکتیں تھیں۔

اسلام ایک کامل مذہب ہے اس کی تعلیمات نہایت اعلیٰ ہیں اس نے زندگی کے ہر مرحلہ میں انسان کی رہنمائی فرمائی ہے اور ایسے اصول و ضوابط سکھائے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر انسان ہر لحاظ سے کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ اس کی اس معاملہ میں دی گئی وسیع تعلیمات کا بیان کرنا یہاں ممکن نہیں ہے صرف ایسے عزیزوں کیلئے جو اپنے شریک حیات کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں چند گزارشات پیش ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص شادی ۴ وجوہات کی بنا پر کرتا ہے کوئی حسن کو دیکھتا ہے کہ لڑکی خوبصورت ہے کوئی خاندان کو دیکھتا ہے کہ اعلیٰ خاندان ہے اور کوئی مال و دولت کو دیکھتا ہے اور کوئی دین کو دیکھتا ہے۔ پس اے مومن! تو دین کے پہلو کو اختیار کر ورنہ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں گے۔ اب پہلی تین شرائط کا پایا جانا تو ہر ایک میں ممکن نہیں لیکن دین کا پہلو اختیار کرنا اور دیندار بننا ہر ایک کیلئے ممکن ہے اور یہ ایسا پہلو ہے جس میں تمام خوبیاں اچھائیاں نیکیاں اور بھلائیاں آجاتی ہیں پس جو لوگ نیکی اور تقویٰ اور خدا ترسی کو مقدم رکھتے ہیں ان کی زندگیاں کامیاب اور بامراد ہو جاتی ہیں۔ اور ازدواجی زندگی کیلئے یہ چیز بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔ اسی سے باقی سب کمیاں پوری ہو جاتی ہیں اور پھر اولاد کی بھی دینداری کے ماحول میں تربیت ہوتی ہے اور اس کا اثر پھر معاشرے پر پڑتا ہے اور سارا ماحول اور معاشرہ جنت نظیر بن جاتا ہے۔

پھر یہ بھی قرآن مجید کی تعلیم ہے کہ اپنے اہل و عیال کیلئے ان الفاظ میں دعا کرتے رہنا چاہئے۔

رَبَّنَاهَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔ یعنی اے ہمارے رب ہمیں اپنے ساتھیوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

یہ دُعا ہر بچے کو بھی کرنی چاہئے اور جب سے شعور حاصل ہو اپنے نیک ساتھی کے حصول کیلئے دعائیں کرتے رہنا چاہئے تا کہ جب ایسا وقت آئے اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے نیک شریک حیات عطا فرمائے۔

پھر ایک حدیث میں آیا ہے کہ ہر نیک کام سے پہلے استخارہ کر لینا (یعنی خدا سے بھلائی طلب کرنا) چاہئے۔ یہ ایک مسنون طریق ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر اہم اور ضروری کام سے پہلے کیا کرتے تھے۔ پس جب زندگی بھر کیلئے ساتھی چننا ہے تو خدا تعالیٰ سے رہنمائی اور خیر ضرور طلب کرنی چاہئے۔ اور یہ اوّل طور پر اپنے لئے خود ہی کرنا چاہئے تا کہ اپنے دل کو اطمینان اور سکون حاصل ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کو واضح اشارہ ملے تو یہ اس کا فضل ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کسی کو شرح صدر عطاء فرما دے تو وہی کافی ہے اور جب کسی رشتہ پر شرح صدر اور اطمینان قلب حاصل ہو جائے تو ایسے رشتوں کے طے کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ اور تھوڑی بہت کمی بیشی کو موضوع بحث نہ بنا کر اس رشتہ کو نبھانے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ ہر ایک میں کوئی نہ کوئی کمی تو ضرور ہوتی ہے جو اللہ کی خاطر برداشت کرنے سے کامیابی اور برکت کا باعث بنتی ہے۔

یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض دفعہ رشتہ کے معاملہ میں کفو کو مدنظر نہیں رکھا جاتا کفو کا پہلو سب سے مقدم دین میں ہونا چاہئے۔ باقی جس قدر دیگر معاملات میں زیادہ سے زیادہ ممکن ہو اس کا لحاظ کیا جا سکتا ہے۔ پھر رشتہ طے ہونے کے بعد ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا ایک دوسرے کے غم و خوشی کو اپنانا اور ایک دوسرے کی کمیوں اور غلطیوں کو نظر انداز کرنا اور خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس کو نبھانا ہی کامیاب زندگی کا ضامن ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

......باقی......

(قریشی محمد فضل اللہ)

منظوم کلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح ۔۔۔ خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار
آسماں پر دعوتِ حق کیلئے اِک جوش ہے ۔۔۔ ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار
آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج ۔۔۔ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع ۔۔۔ پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار
باغ میں ملت کے ہے کوئی رعنا کِھلا ۔۔۔ آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار
آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے ۔۔۔ گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اُس کا انتظار
اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح ۔۔۔ نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار
آسماں بارد نشان الوقت مے گوید زمیں ۔۔۔ ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار
اب اِسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے ۔۔۔ وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار
اِک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا ۔۔۔ پھر خدا جانے کہ کب آئیں یہ دن اور یہ بہار
غیر کیا جانے کہ دلبر سے ہمیں کیا جوڑ ہے ۔۔۔ وہ ہمارا ہوگیا اس کے ہوئے ہم جاں نثار
میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں ۔۔۔ نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار
اِک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے ۔۔۔ میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۰۱۔۱۰۳)

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک مومن اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے مال بھی پیش کرتا ہے اور اپنے اعمال بھی پیش کرتا ہے اور جب یہ مال اور اعمال خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو کئی گنا بڑھا کر لوٹاتا ہے۔

وقف جدید کے 52ویں سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے 35 لاکھ 21 ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کی۔

وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان۔

وقف جدید کے تحت افریقہ کے مختلف ممالک میں ہونے والے تبلیغی و تربیتی کاموں اور مساجد کی تعمیر سے متعلق کوائف کا مختصر تذکرہ۔

وقف جدید کی مالی قربانی میں پاکستان اوّل، امریکہ دوسرے نمبر پر اور برطانیہ تیسرے نمبر پر رہا۔

مختلف ممالک اور جماعتوں کی مالی قربانیوں کے موازنے اور محبت بھری دعائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب مالی قربانیاں کرنے والوں کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور ہمیشہ ان کے ایمان و اخلاص میں اضافہ کرتا چلا جائے۔

(رچنا ٹاؤن۔لاہور کے ایک احمدی پروفیسر (ریٹائرڈ) مکرم محمد یوسف صاحب ابن مکرم امام دین صاحب کی شہادت کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 8؍جنوری 2010ء بمطابق 8؍صلح 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

مَنْ ذَاالَّذِیْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا کَثِيْرَةً۔وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ۔وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۔ (البقرة:246)

دنیا میں کسی بھی نظام کو چلانے کے لئے سرمایہ یا روپیہ پیسہ انتہائی ضروری اور بڑا اہم ہے۔ چاہے وہ دنیاوی نظام ہے یا دینی اور مذہبی نظام ہے تاکہ ملکی، معاشرتی، جماعتی ضرورتوں کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہوتی رہے۔

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”چندے کی ابتدا اس سلسلہ سے ہی نہیں ہے بلکہ مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانہ میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو گھر کا تمام مال سامنے رکھ دیا۔ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ حسب مقدور کچھ دینا چاہئے اور آپ کی منشاء تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کس قدر لاتا ہے“۔ فرمایا ”ایک آدمی سے کچھ نہیں ہوتا جمہوری امداد میں برکت ہوا کرتی ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتیں زور سے ٹیکس وغیرہ لگا کر وصول کرتے ہیں اور یہاں ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہیں۔ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے“۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 361 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس جماعت میں جو چندوں کا نظام رائج ہے یہ اسی اصول کے تحت ہے کہ جماعتی ضروریات پوری کی جائیں اور اس کے لئے جو افراد جماعت ہیں وہ چندہ ادا کرتے ہیں۔ جماعت کے چندہ کے نظام میں بعض لازمی چندہ جات ہیں جیسے زکوٰۃ ہے۔ وصیت کا چندہ ہے۔ چندہ عام ہے۔ جلسہ سالانہ ہے اور اس کے علاوہ بھی بعض دوسرے چندے ہیں جو لازمی نہیں ہیں۔

زکوٰۃ کا جو نظام ہے یہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے۔ آنحضرت ﷺ اس کا خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا اور اس کی وصولی کے لئے آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد بھی جب ایک گروہ نے مسلمان کہلانے کے باوجود اس کی ادائیگی سے انکار کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سختی کر کے بھی زکوٰۃ وصول کی۔

(صحیح بخاری کتاب استتابة المرتدین، باب قتل من ابی قبول الفرائض حدیث نمبر 6925)

پس جن پر زکوٰۃ واجب ہے ان کے لئے اس کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ اور اسی طرح زکوٰۃ کی فرضیت کے باوجود بھی اور اس کی وصولی کے باوجود بھی بعض اوقات ایسی ضروریات پڑتی تھیں جب آنحضرت ﷺ بعض مہمات کے لئے زائد چندہ کی تحریک فرمایا کرتے تھے۔

(السیرة الحلبیة جلد 3 ”غزوة تبوک“ صفحہ 184-183 دارالکتب العلمیة بیروت 2002ء)

پھر جماعت میں جیسا کہ مَیں نے کہا وصیت کا ایک نظام ہے۔ یہ وصیت کا چندہ ایک ایسا چندہ ہے جو نظام وصیت کے جاری ہونے کے ساتھ جاری ہوا۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ 1905ء میں اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو جاری فرمایا اور اس نظام میں شامل ہونے والے ہر شخص کے لئے ضروری قرار دیا کہ وہ 1/10 سے لے کر 1/3 تک اپنی آمد اور جائیداد کی وصیت کر سکتا ہے اور وصیت کرنے کے بعد یہ عہد کرتا ہے کہ مَیں تازندگی اپنی آمد کا 1/10 سے 1/3 تک (جو بھی کوئی اپنے حالات کے مطابق خوشی سے شرح مقرر کرتا ہے) ادا کروں گا۔ اسی طرح اگر زندگی میں نہ ادا کیا گیا ہو تو مرنے کے بعد بھی جائیداد میں سے اسی شرح کے اندر رہتے ہوئے جو پیش کی گئی ہو اپنے عہد کے مطابق اس کی ادائیگی کے لئے اپنے ورثاء کو کہہ کے جاتا ہے۔ اور ہر موصی سے یہی توقع رکھی جاتی ہے اور رکھی جانی چاہئے کہ وہ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنی حقیقی آمد میں سے چندہ ادا کرے اور اس بارہ میں کسی قسم کا عذر نہ کرے اور عموماً موصی نہیں کرتے۔

پس ہر موصی کو خود بھی ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ کہیں تقویٰ سے ہٹ کر مَیں اپنی کسی آمد کو چاہے وہ معمولی ہی کیوں نہ ہو ظاہر نہ کر کے اللہ تعالیٰ سے کئے گئے عہد میں خیانت تو نہیں کر رہا؟ پس موصیان اور

موصیات جماعت میں چندہ دینے والوں کا وہ گروہ ہے جس کے متعلق یہی خیال کیا جاتا ہے کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کے حصول کی کوشش کرنے والے ہیں اور ہر لحاظ سے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہیں جو اپنی آمد اور جائیداد کا ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی خوشی سے پیش کرتے ہیں۔ نیز اپنے اعمال پر نظر رکھنے والے ہیں اور اس کے لئے کوشش کرنے والے ہیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند تر کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔ اپنے اخلاق بہترین رنگ میں سنوارنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔ حقیقی مومن بننے کی طرف ہر طرح سے کوشش کرتے ہوئے قدم بڑھانے والے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہر موصی اسی جذبہ سے وصیت کرنے والا اور اس کو قائم رکھنے والا ہو۔

زکوٰۃ کے بارہ میں تو کہہ چکا ہوں۔ پھر ایک چندہ عام ہے۔ یہ بھی جماعت میں رائج ہے جو شرح کے لحاظ سے 1/16 ہے اور خلافت ثانیہ میں چندہ عام کا یہ نظام باقاعدہ اس شرح سے جاری ہوا۔ یہ چندہ بھی درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی جاری ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں بڑی سختی سے فرمایا ہے کہ اس کو اپنے اوپر فرض کرو اور ماہوار ادا کرو چاہے ایک پیسہ کرو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد سوم صفحہ 358 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اسے جو اپنے اوپر مقرر کیا ہے تو اس سے یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ پھر 1/16 کیوں؟۔ اس بارہ میں یہ واضح ہو کہ حالات کے مطابق اس میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ پہلے دھیلا تھا۔ پھر پیسہ ہوا۔ 4 پیسے ہوئے۔ 6 پیسے ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ مالی قربانی کرنے کے لئے باقاعدگی سے دینے کے لئے اگر چار روٹیاں کھاتے ہو تو دین کی خاطر ایک روٹی قربان کرو۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 361 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

آپ نے یہ ایک روٹی کی قربانی جو فرمائی ہے تو یہ تو پھر 25% قربانی ہوگی۔ 1/16 کی شرح تو نہ رہی۔ یہ کم از کم مطالبہ ہے۔ پس یہ کہنا کہ ایک پیسہ یا پھر مرضی پر چھوڑا گیا ہے کہ کتنا چندہ ادا کرنا ہے، یہ غلط ہے۔ مطالبہ کا انحصار جماعتی ضروریات کے مطابق ہے اور اخراجات کے مطابق ہے۔ جس طرح نئے پروگرام بنتے ہیں ان کے مطابق بعض تحریکات بھی ہوتی ہیں۔ پس ان سب چندوں کے باوجود جب بھی اخراجات میں اضافہ ہوا، جماعتی پروگراموں اور ان کی منصوبہ بندی میں وسعت پیدا ہوئی۔ اسلام کے حقیقی پیغام کو پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے امام کو بھیجا ہے اس کے لئے جب بھی اخراجات کی ضرورت پیدا ہوئی اور ان چندوں سے جو لازمی چندہ جات ہیں اخراجات پورے نہ ہوئے تو خلفاء تحریکات کرتے رہے۔

ایک بہت بڑی تحریک خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کی کی جبکہ دشمن نے قادیان کی بھی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کی بڑ ماری تھی۔ آپ نے اُس وقت ایک تبلیغی پروگرام پیش کیا کہ اس طرح جماعت کو اپنی تبلیغ کو وسعت دینی چاہئے کہ ہم ملک سے باہر بھی نکلیں اور باہر نکل کر احمدیت یعنی اسلام کے حقیقی پیغام کو پھیلائیں۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ہی ایک اور تحریک پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد 1957ء میں وقف جدید کے نام سے جاری فرمائی جس میں کچھ نہ کچھ دینی علم رکھنے والے واقفین کا بھی آپ نے مطالبہ کیا کہ اپنے آپ کو پیش کریں اور براہ راست، کسی دفتر کے تحت نہیں، بلکہ میرے ماتحت ہو کر کام کریں۔

(خطبہ عید الاضحیہ فرمودہ 9 جولائی 1957ء بحوالہ خطبات وقف جدید صفحہ 3-2 ایڈیشن اول 2008 ناشر نظامت ارشاد وقف جدید، مطبوعہ ربوہ)

ان لوگوں کا کام دیہاتی علاقوں میں اور بعض خاص علاقوں میں تبلیغ کرنا تھا۔ پس جس طرح تحریک جدید کے ذریعہ دنیا میں مشن قائم ہوئے وقف جدید کے ذریعہ اندرون ملک بھی اور خاص طور پر سندھ کے علاقے میں کام لیا گیا اُس وقت پاکستان میں مختلف مذاہب کے ماننے والوں میں ان معلمین کے ذریعہ سے جن کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے براہ راست اپنے ماتحت رکھا تھا اور عارضی تربیت دی گئی تھی، تبلیغ اور تربیت کا کام کیا گیا۔ وہاں ہندوؤں میں غیر مسلموں میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے پوری کوشش کی گئی اور وہاں پہ کافی بڑا کام ہوا۔ بہرحال وقف جدید کی جو تحریک تھی یہ بھی آہستہ آہستہ پھیلتی گئی اور پہلے تو چند ایک عارضی معلمین تھے، پھر ان میں اضافہ ہوتا رہا۔ چند مہینے کا معمولی کورس کروا کر ان کو میدان عمل میں بھیج دیا جاتا تھا۔ پھر ان معلمین کی تربیت کا، تعلیم کا بھی باقاعدہ منظّم نظام قائم کیا گیا اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ میں مدرسۃ الظفر کے نام سے باقاعدہ ایک مدرسہ ہے جہاں معلمین تیار ہوتے ہیں تقریباً تین سال کا کورس ان کو کروایا جاتا ہے اور واقفین نو بچوں کے بعد تو اس مدرسہ میں مزید وسعت پیدا ہوئی ہے اور تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تو یہ تحریک جیسا کہ مَیں نے کہا عموماً پاکستان کے لئے تھی اور اس تحریک میں چندہ پر زور بھی صرف پاکستان میں ہی دیا جاتا تھا۔ باہر کے ممالک اپنی خوشی سے اگر دے دیتے تھے تو ٹھیک تھا۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا ضروریات بڑھنے پر خلفاء تحریکات کرتے رہے۔ چنانچہ تبلیغ کے جو اخراجات تھے ان کو دیکھتے ہوئے اور خاص طور پر افریقہ اور ہندوستان کے بعض علاقوں میں کام کو وسعت دینے کے لئے بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے پاکستان سے باہر بھی اس تحریک کو عام کرنے کا اعلان فرمایا اور جماعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لینے لگیں۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 1985ء بحوالہ خطبات وقف جدید صفحہ 297 ایڈیشن اول 2008 ناشر نظامت ارشاد وقف جدید، مطبوعہ ربوہ)

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ہر سال وقف جدید کے نئے سال کا جنوری میں اعلان ہوتا ہے اور اس موقع پر وقف جدید کی مالی قربانی کا ذکر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا جماعت پر یہ احسان ہے کہ احباب میں مالی قربانی میں بڑھنے کی ایک خاص لگن پیدا کر دی گئی ہے، ایک جوت لگا دی گئی ہے۔ اس کام کے لئے جوت جگاتا چلا جاتا ہے۔ احباب جماعت مالی قربانی کے مطلب کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں جس کی مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے اور جس کا قرآن شریف میں اور بھی کئی جگہ ذکر آیا ہے۔ ایک حقیقی مومن پر مالی قربانی کی حقیقت کھول کر واضح کی گئی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے تا کہ وہ اس کے لئے اسے کئی گنا بڑھائے اور اللہ (رزق) قبض بھی کر لیتا ہے (اسے روک بھی لیتا ہے) اور کھول بھی دیتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختلف لغات سے لفظ یُقْرِضُ پر بحث کی ہے اور مَنْ ذَاالَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا کے معنی اس طرح کئے ہیں کہ کون ہے جو اپنے مال کے ایک حصّے کا ٹکڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے اور دوسرے یہ کہ اور کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کرے اس صورت میں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس کی جزا کی امید رکھے۔ (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 550 مطبوعہ ربوہ)

پس دنیاوی حکومتوں کے کام چلانے کے لئے جو چندہ یا ٹیکس لیا جاتا ہے وہ تو صرف مال تک محدود ہے اور دنیاوی منصوبہ بندی کر کے صرف قوم اور ملک کی بہتری کے لئے، عوام کی عمومی اخلاقی حالت کے درست کرنے کے لئے انتظام کئے جاتے ہیں۔ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا کرنے کے لئے اس میں کوئی منصوبہ بندی نہیں ہوتی۔ لیکن مذہبی اور دینی جماعتوں کی ضروریات کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ مالی قربانی کرو، اللہ تعالیٰ کو قرض دو تو وہ صرف مال تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس میں دوسرے اعمال بھی شامل ہیں جو ایک مومن کی روحانیت کی ترقی کا باعث بھی بنیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک مومن اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے مال بھی پیش کرتا ہے اور اپنے اعمال بھی پیش کرتا ہے اور جب یہ مال اور اعمال خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اِن کو کئی گنا بڑھا کر لوٹاتا ہے۔ یہ اس کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے۔ مالی قربانی کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو وہ ایک مومن کو نیک کام پر خرچ کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتا ہے۔ اعمال ہیں تو اللہ تعالیٰ کی خاطر بجا لانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والے بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے قرضہ حسنہ دو، مَیں ضرورت مند ہوں۔ فرمایا مجھے دو، میری رضا کی خاطر خرچ کرو تا کہ میں اس کو کئی گنا بڑھا کر تمہیں واپس کر دوں۔ تم جماعتی ضروریات کے لئے قربانی کرو گے تو مَیں تمہیں اس کا اجر دوں گا۔ پس جب خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مال خرچ کرنا ہے تو خرچ کرنے والے کے دل میں چندوں کی ادائیگی کے وقت کسی قسم کا انقباض نہیں ہونا چاہئے۔ اس یقین پہ قائم ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجھے خوشی سے قربانی کرنی چاہئے۔ اور پھر یہ کہ کبھی دل میں یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ مَیں نے اتنا چندہ دیا ہے اس وجہ سے جماعتی کارندوں کو میرا شکر گزار ہونا چاہئے۔ یا نظام کو میرا شکر گزار ہونا چاہئے۔ بے شک جماعتی کارکن جو ہیں اس کام کے لئے وہ چندہ دینے والے کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ رسید پر بھی جزاکم اللہ لکھا ہوتا ہے لیکن دینے والے کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے کوئی احسان نہیں کیا۔ اُس نے تو خدا تعالیٰ سے اپنا مال بڑھانے کا سودا کیا ہے۔ ایسا سودا کیا جو نہ صرف اس کا مال بڑھانے والا ہے بلکہ اس کی نیکیوں میں درج ہو کر مرنے کے بعد بھی اس کے کام آنے والا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مَیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ سورۃ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اس کی تلاوت کے بعد فرمایا: ابن آدم کہتا ہے کہ میرا مال! میرا مال! اے ابن آدم کیا کوئی تیرا مال ہے بھی؟ سوائے اس مال کے جو تو نے کھایا اور ختم کر دیا۔ یا جو تُو نے پہنا اور پرانا اور بوسیدہ کر دیا۔ یا جو تو نے صدقہ کیا اور اسے آگے بھیج دیا۔ (مسلم کتاب الزھد والرقائق باب الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر)

پس مال کی تو یہ حقیقت ہے۔ جو کھایا وہ بھی ختم ہو گیا۔ لوگ کپڑوں سوٹوں، پوشاکوں، جوڑوں پر بڑا خرچ کرتے ہیں۔ وہ تو ایک دن پرانا ہو کر ختم ہو جائے گا۔ اگر کچھ عرصہ پہن کر کسی کو دے بھی دیا (دل سے اتر گیا) تو اپنے پاس بہرحال نہ رہا۔ اور اس کے بنانے میں جو مال خرچ ہوا وہ بھی دوسرے کے پاس چلا گیا۔ پھر جو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہوا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کیا ہے وہی آگے بھیجا ہوا مال ہے جو پھر اگلے جہان میں کام آئے گا اور اس انسان کی جس نے خرچ کیا ہے اس کی نیکیوں میں شمار ہوگا۔

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے بکری ذبح کروائی۔ گھر آئے تو پوچھا کہ کیا کچھ اس میں سے بچا ہے؟ تو جواب ملا کہ ایک دستی بچ گئی ہے باقی سب اِدھر اُدھر تقسیم کر دیا ہے۔ فرمایا کہ دستی کے سوا سب کچھ بچ گیا ہے۔

(سنن ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق باب 98/33 حدیث 2470)

جو اللہ کی راہ میں دے دیا وہی حقیقت میں کام آئے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ قبول ہوتا ہے۔ پس جو مال خرچ کرنے والا ہے وہ جو مال بھی خرچ کرے اس کو کبھی یہ خیال دل میں نہیں لانا چاہئے کہ مَیں نے

کوئی احسان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے اور اگلے جہان میں بھی، یہ اس کا وعدہ ہے۔

دنیاوی قرضہ حسنہ لینے والا تو اتنا ہی لوٹاتا ہے جتنا کہ قرض لیا گیا ہو اور اس میں بڑی ٹال مٹول سے کام لیتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ تو کئی گنا بڑھا کر واپس لوٹاتا ہے۔ پس جب مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے تو یہ سوچ کر دینا چاہئے کہ مَیں ایک ایسی ہستی کے نام پر دے رہا ہوں جو زمین و آسمان کا خالق و مالک ہے۔ اگر وہ مانگ رہا ہے تو اپنے لئے نہیں مانگ رہا بلکہ میرے فائدے کے لئے مانگ رہا ہے، دینے والے کے فائدے کے لئے مانگ رہا ہے۔ اور جب اس کے نام پر اس کی جماعت کی ترقی کے لئے دینا ہے تو بغیر کسی تردّد کے دوں اور بہترین دوں۔ اس میں کسی بھی قسم کی خیانت نہ ہو۔ بدعہدی نہ ہو۔ جو میرے پہ فرض ہے جو مَیں نے وعدہ کیا ہے اس کو ادا کرنے میں اپنی ذاتی ضرورتوں کو ترجیح نہ دوں۔ اور پھر جیسا کہ اس کے معنی میں ہم نے دیکھا ہے اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کرے اور پھر اللہ تعالیٰ سے جزا کی امید رکھے۔ مالی قربانی کر کے ایک مومن فارغ نہیں ہو جاتا بلکہ اُن شرائط کے ساتھ مالی قربانی کر کے جن کا مَیں نے ذکر کیا ہے پھر اپنے اعمال پر بھی نظر رکھنا ضروری ہے اور اس سوچ کے ساتھ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر خدا تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرنی ہے۔ نظام جماعت سے مضبوط تعلق بھی میرے فائدہ کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندہ سے کس قدر پیار کا سلوک ہے کہ بندے کو اپنی بھلائی کے لئے اس کی نیکیوں میں اضافے کے لئے احکام دیتا ہے اور پھر جب بندہ ان احکامات کی بجا آوری کرتا ہے تو فرماتا ہے کہ تُو نے یہ نیک کام میری خاطر کئے ہیں گویا کہ مجھے قرضہ حسنہ دیا ہے۔ اب اس قرضے کو مَیں تجھے کئی گنا واپس کر کے لوٹاتا ہوں۔ یعنی ہر عمل جو انسان کرتا ہے ہر نیکی جو انسان کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی قرضہ حسنہ کہا ہے اور اس لحاظ سے بندہ کو لوٹاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ ہمارے خدا کی یہ کیا شان ہے کہ اس قدر اپنے بندوں پر مہربانی کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''ایک نادان کہتا ہے کہ ''مَنْ ذَاالَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا (البقرۃ:246)۔ کون شخص ہے جو اللہ کو قرض دے۔) اس کا مفہوم یہ ہے کہ گویا معاذ اللہ خدا بھوکا ہے'' (یہ آپ نادان آدمی کی تشریح فرمارہے ہیں) فرماتے ہیں کہ ''احمق نہیں سمجھتا کہ اس سے بھوکا ہونا کہاں سے نکلتا ہے؟'' (اس بات سے یہ کہاں سے نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھوکا ہے اس لئے قرض مانگ رہا ہے) ''یہاں قرض کا مفہوم اصل تو یہ ہے کہ ایسی چیزیں جن کے واپس کرنے کا وعدہ ہوتا ہے''۔ (یہ مفہوم ہے اس کا کہ ایسی چیز ہے جس کے واپس کرنے کا وعدہ ہوتا ہے۔ نادان اپنی طرف سے ہی) ''ان کے ساتھ افلاس اپنی طرف سے لگا لیتا ہے''۔ فرمایا کہ ''یہاں قرض سے مراد ہے کہ کون ہے جو خدا تعالیٰ کو اعمال صالحہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کی جزا اسے کئی گنا کر کے دیتا ہے۔ یہ خدا کی شان کے لائق ہے جو سلسلہ عبودیت کا ربوبیت کے ساتھ ہے۔ اس پر غور کرنے سے اس کا یہ مفہوم صاف سمجھ میں آتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ بدوں کسی نیکی، دعا اور التجا اور بدوں تفرقہ کافر و مومن کے ہر ایک کی پرورش فرما رہا ہے''۔ (فرمایا کہ اس کا صرف ایک ہی مطلب نظر آ رہا ہے کہ اس کی خاطر جو کام کیا جائے اللہ تعالیٰ جزا کے طور پر اس کو کئی گنا بڑھا کر دیتا ہے۔ اب یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ بندے کا اور خدا تعالیٰ کا جو تعلق ہے اس پر غور کرو تو صاف یہی سمجھ آتا ہے کہ نیکی دعا اور التجا کے بغیر بھی اور کافر و مومن کے کسی فرق کے بغیر اللہ تعالیٰ ہر ایک کی پرورش فرما رہا ہے۔ بغیر مانگے لوگوں کو دے رہا ہے۔) فرمایا کہ ''اپنی ربوبیت اور رحمانیت کے فیض سے سب کو فیض پہنچا رہا ہے۔ پھر وہ کسی کی نیکیوں کو کب ضائع کرے گا؟ (جب عمومی فیض ہر جگہ جاری ہے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ نیکی کرنے والے کی نیکی کو ضائع کر دے۔)'' اس کی شان تو یہ ہے کہ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ (الزلزال:8) جو ذرّہ بھی نیکی کرے اس کا بھی اجر دیتا ہے اور جو ذرّہ بدی کرے گا۔ اس کی پاداش بھی ملے گی۔ یہ ہے قرض کا اصل مفہوم جو اس آیت سے پایا جاتا ہے۔ چونکہ اصل مفہوم قرض کا اس سے پایا جاتا تھا۔ اس لئے یہی کہہ دیا مَنْ ذَاالَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا (البقرۃ:246) اور اس کی تفسیر اس آیت میں موجود ہے مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ (الزلزال:8)۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 148-147 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس اللہ تعالیٰ جب چھوٹے سے چھوٹے عمل کو بھی بغیر جزا کے نہیں چھوڑتا تو اس کی خاطر کی گئی قربانیوں کو جو بڑی قربانیاں ہیں ان کو کس طرح بغیر جزا کے چھوڑے گا اور مال کی فراخی بھی اور عمل صالح کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے ہمیشہ اس کے آگے جھکے رہنا چاہئے۔ جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْسُطُ وہ روک بھی لیتا ہے اور فراخی بھی دیتا ہے۔ تو پھر ایک مومن کو ہمیشہ خدا پر نظر رکھنی چاہئے اور نیک اعمال سے اُسے راضی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ مالی فراخی بھی ملتی رہے اور اس دنیا میں بھلائیاں بھی نصیب ہوں۔ اور مرنے کے بعد بھی اس کی رضا حاصل ہو۔ یہ وہ اصل ہے جسے ایک مومن کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں میں بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو اس کو اپنے سامنے رکھتی ہے۔ خدا کرے کہ یہ جذبہ ہمیشہ ہمارے اندر قائم رہے اور جب تک یہ قائم رہے گا ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں گے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ لندن ہجرت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے محسوس کیا کہ جماعت کے منصوبوں میں وسعت کی ضرورت ہے اور خاص طور پر افریقہ کے ممالک اور ہندوستان میں تبلیغی اور تربیتی سرگرمیوں کے اخراجات کے لئے، مال کی ضرورت ہے، روپے پیسے کی ضرورت ہے اور جماعت کے عمومی بجٹ سے یہ کام نہیں ہو رہا، اخراجات پورے نہیں ہو رہے تو آپ نے تمام دنیا کے لئے وقف جدید کے چندے کو پھیلا دیا۔ یعنی تمام جماعتوں خاص طور پر امیر جماعتوں پر یہ ذمہ داری ڈالی کہ اس تحریک میں چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جماعت نے لبیک کہا اور ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تحریک کی ادائیگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے اعداد و شمار تو مَیں آخر میں پیش کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں بھرپور شمولیت سے تبلیغی پروگراموں میں بھی بڑی وسعت پیدا ہوئی ہے۔ تحریک جدید تو اپنا کام کر رہی ہے، پہلے بھی کر رہی تھی۔ وقف جدید کی وجہ سے یورپ اور امریکہ کے ملکوں کے وقف جدید کے جو چندے ہیں یہ افریقہ وغیرہ میں خاص طور پر اور ہندوستان میں کاموں کو آگے بڑھانے میں بڑا کردار ادا کر رہے ہیں۔

کسی کو یہ خیال نہ آئے کہ ان ملکوں میں رہنے والے جو احمدی ہیں شاید وہ اس مد میں قربانیاں نہیں دے رہے۔ افریقہ کے ممالک میں بھی جماعت کے اندر باقی اَور ملکوں کی طرح قربانیوں کی روح پیدا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ لوگ اپنے خرچ پورے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح ہندوستان کی جماعتیں ہیں۔ خاص طور پر گزشتہ ایک دو سال میں مالی قربانیوں کی طرف ان میں بڑی تیزی سے توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قربانیوں کے معیار بھی بڑھاتا چلا جائے۔

اس وقت مَیں آپ کے سامنے افریقہ کے بعض واقعات رکھوں گا کہ ہمارے جو پروگرام ہیں، منصوبے ہیں ان کی وجہ سے کس طرح وہاں کام ہو رہے ہیں اور کس طرح لوگوں کی توجہ پیدا ہو رہی ہے۔

گھانا سے جبرئیل سعید صاحب کی ایک رپورٹ ہے کہ نومبائعین کے علاقوں اور نئی جماعتوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 9 مساجد زیر تعمیر ہیں۔ دو مساجد مکمل ہو چکی ہیں۔ ان نئے علاقوں میں مزید 25 مساجد کی تعمیر کا پروگرام ہے۔ اس وقت احمدیت میں نئے داخل ہونے والے 30 اماموں کو تربیت دی جا رہی ہے اور ان کا ٹریننگ کورس ہو رہا ہے۔ 48 نوجوانوں کا ان کے دیہات سے انتخاب کر کے ان کو امام بنانے کی ٹریننگ دی جا رہی ہے۔ ٹریننگ کے بعد ان کو علاقوں میں امام بنا کر بھجوایا جائے گا۔ وقف جدید کے اصول کے تحت جس طرح پہلے معلمین کو عارضی ٹریننگ دی جاتی تھی اسی طرح معلمین کو وہاں ٹریننگ دی جاتی ہے۔ وہاں امام کہتے ہیں اور کچھ معلم کہتے ہیں۔ یہ پچھلے مہینہ کی رپورٹ تھی۔

پھر سیرالیون کے امیر صاحب لکھتے ہیں۔ مکینی (Makini) جو کہ ناردرن صوبہ کا ریجنل ہیڈ کوارٹر ہے اس میں ایک لمبے عرصے تک چونکہ مسجد نہیں تھی اس لئے مشن ہاؤس کے برآمدے میں نمازیں ادا کی جاتی تھیں۔ بعض احمدی بھی غیر احمدیوں کی مساجد میں جاتے تھے اور گنتی کے چند احباب نمازوں اور جمعوں پر آیا کرتے تھے۔ مسجد نہ ہونے کی وجہ سے احمدی بھی ادھر چلے جاتے تھے۔ لیکن جب مکینی کی مسجد بنی ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف احمدی واپس آئے ہیں بلکہ بہت ساری نئی بیعتیں ہوئی ہیں اور اب جمعہ کے روز یہ مسجد کم پڑ جاتی ہے اور اس سے چندوں میں بھی غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ مسجد کی وجہ سے ایک جگہ ان کو مل گئی۔ ایمان میں مضبوطی پیدا ہوئی۔ پہلے تو اِدھر اُدھر چلے جاتے تھے۔ اس کی وجہ سے جہاں دوسری نیکیاں بجا لانے کی طرف توجہ پیدا ہوئی وہاں چندوں کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ پیدا ہوئی۔ اور کہتے ہیں کہ اسی طرح اس مسجد کی تعمیر کی وجہ سے مکینی شہر میں ہی دوسرے محلے میں تبلیغ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک اور مضبوط جماعت قائم ہوئی ہے اور ایک بنی بنائی مسجد بھی ملی ہے اور یہ لوگ بھی باقاعدہ چندہ ادا کرتے ہیں اور روزانہ وہاں لوکل مشنری جو معلم ہے ان کی تربیتی کلاس بھی لیتے ہیں۔ تو ایک مسجد بنائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اضافہ کیا۔ دوسری خود عطا فرما دی۔

یوگنڈا کے امیر صاحب کو مَیں نے کہا تھا کہ 2010-2009ء میں 25 مساجد بنائیں۔ اس میں سے 10 مساجد جماعت یوگنڈا اپنے خرچ پہ بنائے گی اور 15 مساجد کے لئے مرکز 30 ملین شلنگ مہیا کرے گا۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس طرح 25 مقامات پر مساجد کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے اور ان جگہوں پر نومبائعین میں ایک نئی روح پیدا ہوئی ہے اور بڑے جوش و خروش سے اپنی اپنی مساجد کے لئے وقار عمل کر رہے ہیں اور پختہ بلاک وغیرہ جو ہیں وہ بناتے ہیں۔

اس کے علاوہ اور بعض جگہیں ہیں۔ دوسری جگہوں میں کمولی زون میں 4 مساجد کی اجازت ملی تھی۔ اس میں بھی لوگ مالی قربانیاں کر رہے ہیں۔ اسی طرح اور جگہوں پر بھی۔ امبالے زون میں ایک مخیّر احمدی دوست مکرم سلیمان مفابی صاحب نے 15 ہزار امریکن ڈالر خرچ کر کے ایک بہت خوبصورت مسجد بنا کے جماعت کو دی ہے اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی کروایا ہے۔ وہاں کے لوگ بھی جو احمدی ہو رہے ہیں قربانیوں میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ یہ نہیں کہ صرف یہاں کی قربانیوں پر انحصار ہے۔ یہی دوست امبالے ہی میں ایک اور جگہ پر ایک بڑی مسجد بنا رہے ہیں اور انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ ہر سال مساجد بنوانے کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ یہی قربانی کی روح ہے جو ان لوگوں میں بڑھ رہی ہے۔ پھر مکونو زون میں خدا کے فضل سے پانچ مقامی احمدیوں کی ایک ٹیم بن گئی ہے۔ جو مخیّر حضرات ہیں وہ اپنے طور پر ہر سال 3 نئی مساجد اپنے ذمہ لے لیتے ہیں اور سارا سال ان کی تعمیر کرواتے ہیں۔ ان کے مکمل ہونے پر مزید جماعتوں کا انتخاب کر لیتے ہیں۔ تو یہ جو مسجدیں بنانے کی جاگ لگی تھی پہلے تو مرکز پر انحصار تھا اب ان میں خود بھی روح پیدا ہونی شروع ہو گئی ہے، انہوں نے بھی چندے دینے شروع کر

دیئے ہیں۔

بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے ریجن داسا(Dasa) میں مخالفت آج کل زوروں پر ہے اورمخالفین نے جماعتوں میں جا کر احمدیت کے خلاف لوگوں کو بھڑکانے کا کام تیز کر دیا ہوا ہے اور جماعت احمدیہ نے جہاں ابھی مسجد نہیں بنائی ان کو مساجد کا وعدہ دے کر جماعت کو چھوڑنے پر اکساتے ہیں۔بعض عرب ملکوں سے یہ لوگ پیسہ لیتے ہیں۔ وہاں جماعت کے خلاف بڑی مہم چل رہی ہے۔مثلاً حال ہی میں داسا سے 20 کلو میٹر کے فاصلے پر ایک جماعت Igangba میں مولویوں کا وفد پہنچا اور جماعت کی مخالفت شروع کر دی تو اس جماعت کے لوگوں نے انہیں روک دیا اور کہا کہ گزشتہ کئی سالوں سے ہم مسلمان ہیں۔آپ تو کبھی ہماری تربیت یا ہمیں نماز روزہ سکھانے نہیں آئے۔اب احمدیوں نے یہ کام شروع کیا ہے تو تم مسجد بنانے آ گئے ہو۔یہاں سے چلے جاؤ۔اگر مسجد بنے گی تو جماعت احمدیہ کی بنے گی۔

پھر کونگو برازاویل سے مربی سلسلہ کی رپورٹ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 2009ء میں 51 نئے دیہات میں پہلی دفعہ جماعت کا پودا لگانے کی توفیق ملی اور 22 جماعتیں قائم ہوئیں۔تبلیغ کی جو مہم شروع کی گئی تھی اس میں یہ قائم ہو رہی ہیں۔گزشتہ سال ہم نے پہلی مسجد تعمیر کی تھی اور اسی سال دوسری مسجد Kiossi کے مقام پر تعمیر کر رہے ہیں جو ایک مہینہ تک مکمل ہو جائے گی۔اسی طرح اور جگہوں پر مسجدیں بنتی چلی جائیں گی۔

ان ملکوں میں تبلیغ کے کام میں یہ بڑا کام ہو رہا ہے اور یہاں مرکز سے ان کو مالی امداد کی جاتی ہے اپنے ذرائع فی الحال ان کے پاس ایسے نہیں۔

غانا میں تبلیغ اور تربیت کا کام ملک کے شمالی اور جنوبی دونوں علاقوں میں جاری ہے۔جبرئیل سعید صاحب کی رپورٹ ہے کہ اس وقت جنوبی غانا میں آچم (Akyim) اور ایک اور علاقہ ہے آکویاپم(Akuapim) کے علاقوں میں تبلیغ کا کام جاری ہے۔شمالی علاقے میں بھی Yendi کے علاقے میں ایک ہی ٹیم تبلیغ اور تربیت دونوں کام کر رہی ہے اور اس کے علاوہ والے والے(Walewale) میں ایک ان کا علاقہ ہے اوور سیز (Over Seas) ان علاقوں میں 15 معلمین تربیت کام سرانجام دے رہے ہیں۔یہ نام اوور سیز عجیب لگتا ہے لیکن آگے اس کی وضاحت آئے گی۔اسی طرح دریائے وولٹا کے کنارے کام ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے دس جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔وہاں بھی تربیتی ٹیم بھجوانے کا پروگرام ہے۔قابل ذکر بات یہ ہے کہ اوور سیز کا جو ذکر کیا گیا تھا۔یہ علاقہ بہت وسیع ہے اور بڑے وسیع رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔اس میں بہت سے گاؤں شامل ہیں اور سہولیات بالکل نہیں ہیں۔بہت کمی ہے۔سفر کی دقت اور راستے کی دُوری کی وجہ سے یہ علاقہ اوور سیز کے نام سے مشہور ہے۔جب سفر کر کے وہاں جاؤ تب یہ احساس ہوتا ہے کہ چل کے تو پیدل ہی آئے ہیں لیکن لگتا یہی ہے کہ کالے پانی آ گئے، سات سمندر پار کا علاقہ ہے۔یہ علاقہ واقعی اسم بامسمّٰی ہے۔اس جگہ پر پہلی مرتبہ کوکوا(Kukua) کے مقام پر تقریباً 50 لوگوں نے بیعت کی اور دو مسلمان گھرانوں کے علاوہ باقی لوگ غیر مسلم ہیں اور اکثر احمدی مسلمان بن گئے ہیں اور ان علاقوں میں بھی جماعت کے پروگراموں کے دوران جمعہ کا دن بھی آیا لیکن پورے علاقے میں کہیں کوئی مسجد نہیں تھی۔یہاں کبھی کسی نے جمعہ نہ پڑھا اور نہ ہی پڑھایا تھا۔اس موقعہ پر کہتے ہیں مَیں نے پہلی دفعہ درخت کے نیچے جمعہ کی نماز پڑھائی اور یوں اس دور دراز علاقے میں پہلی مرتبہ احمدیت کی برکت سے جمعہ کی نماز ادا کی گئی۔اب اس علاقہ میں ایک مسجد کی تعمیر کا پروگرام ہے اور انشاء اللہ جلدی شروع ہو جائے گی۔

کونگو برازاویل سے (ہمارے مبلغ) لکھتے ہیں کہ ہمارے ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ، مجالس سوال و جواب جاری ہیں۔ریڈیو اور ٹی وی کے ایک پروگرام میں ایک دہریہ نے کہا کہ مجھے 'خدا ہے' کی سمجھ نہیں آتی، آپ مجھے خدا ہے کا مسئلہ سمجھا دیں تو مَیں مسلمان ہو جاؤں گا۔تو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ آدھے گھنٹے میں اس کو خدا ہے کا مسئلہ سمجھ آ گیا اور بہت بڑے مجمع میں اس نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ آج تک کوئی پادری مجھے یہ مسئلہ نہیں سمجھا سکا۔لیکن مسلمانوں کے مشنری نے میری تسلی کرا دی ہے اور آج مَیں مسلمان ہوتا ہوں۔

اسی طرح ہمارے ایک معلم، جو وہیں سے ٹریننگ لے کر کام کر رہے ہیں تبلیغ کی غرض سے ایک گھر میں چلے گئے اور گھر کے مالک کو بتایا کہ اسلام کا پیغام لے کر آیا ہوں۔جونہی اس نے اسلام کا نام سنا آگ بگولا ہو گیا اور برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور لوگ بھی جمع ہو گئے۔ہمارے معلم نے کہا ٹھیک ہے آپ جو مرضی سمجھتے رہیں۔لیکن ایک دفعہ میری بات سن لیں۔لوگوں نے کہا کہ چلو سن لو کیا کہتا ہے؟ معلم نے پہلے تو ان کے غلط عیسائی عقائد کا ردّ بائبل کی رو سے کیا۔پھر اسلام کی حسین تعلیم پیش کی جس کا لوگوں پر خاص اثر ہوا۔اس وقت تو وہ شخص نہیں بولا۔لیکن دوسرے دن معلم کے پاس آیا اور معافی مانگی کہ کل جو کچھ مَیں نے کیا تھا اچھا نہیں کیا اب مجھے سمجھ آ گئی ہے۔

اسی طرح نائیجیریا میں تبلیغ کا بڑا کام ہو رہا ہے۔بہت سارے امام کام کر رہے ہیں۔معلمین اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں۔کنشاسا میں بہت کام ہو رہا ہے اور بڑے بڑے دُور دراز علاقوں میں اسلام کا تبلیغی پیغام بھی پہنچ رہا ہے۔تبلیغ بھی ہو رہی ہے اور مساجد بنانے کی کوشش بھی ہو رہی ہے۔بورکینا فاسو کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ریڈیو کے سلسلے میں ایک اور واقعہ درج ہے کہ ماہ دسمبر میں ایک بزرگ جن کا نام تارورے تموگو ہے ان کی عمر 85 سال ہے، احمدیہ مشن آئے اور بتایا کہ وہ بیعت کرنے آئے ہیں۔وہ کافی عرصہ سے ریڈیو احمدیہ سن رہے ہیں اور اب زندگی کا اعتبار نہیں اس لئے بیعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور 10 دسمبر 2009ء کو انہوں نے بیعت کر لی۔دوران ماہ بوبوجلاسو مشن میں 40 افراد آئے اور بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔انہوں نے بتایا کہ ریڈیو کے ذریعہ پیغام پہنچا۔

ریجن وایوگیا کے مشنری لکھتے ہیں کہ وہ ایک گاؤں پوبے منگاؤ(Pobe Mengao) میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز تقسیم کر رہے تھے جس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر تھی۔جب انہوں نے یہ رسالہ ایک شخص ساوادوگو آدم(Sawadogu Adam) نامی کو دیا تو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھتے ہی کہا کہ یہ بزرگ تو کئی بار مجھے خواب میں مل چکے ہیں۔اس پر ہمارے مشنری صاحب نے بتایا کہ یہ بانی جماعت احمدیہ اور مسیح موعود ہیں `اس پر وہ شخص بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گیا۔

بہرحال اس طرح کے کافی واقعات ہیں۔لیکن وقت تھوڑا ہے۔وقف جدید کی جو رپورٹ پیش کی جاتی ہے وہ سامنے رکھتا ہوں۔یہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے نئے سال کا اعلان بھی کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ اس سال کو بے انتہا برکات کا حامل بنائے اور پہلے سے بڑھ کر جماعت کو قربانی کی توفیق ملے۔وقف جدید کا یہ جو 52 واں سال تھا اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے 35 لاکھ 21 ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی۔ الحمدللہ۔ یہ گزشتہ سال سے 3 لاکھ 45 ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

پاکستان حسب سابق نمبر ایک پہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ لوگ باوجود غربت کے حالات کے قربانیاں کر رہے ہیں اور اس دفعہ وقف جدید میں 8 ہزار نئے افراد شامل ہوئے ہیں۔

امریکہ دوسرے نمبر پر ہے انہوں نے بھی 62 ہزار ڈالر کا اضافہ کیا ہے اور برطانیہ تیسرے نمبر پر ہے۔ برطانیہ نے بھی اس سال پچھلے سال سے ایک لاکھ آٹھ ہزار پاؤنڈ زائد اضافہ کیا ہے اور 2 ہزار افراد شامل ہوئے ہیں۔امریکہ اور برطانیہ ہیں تو 2 اور 3۔ برطانیہ میں بھی مساجد کی طرف توجہ ہے امریکہ میں بھی توجہ ہے لیکن مَیں سمجھتا ہوں ایک چیز کے لحاظ سے UK کا دوسرا نمبر ہے۔امریکہ میں چند ایک لوگوں نے آخر میں غیر معمولی چندہ دے کر جو کمی تھی اسے پورا کر دیا ہے جس کی وجہ سے وہ چند ہزار ڈالر یا پاؤنڈ اوپر چلے گئے ہیں۔لیکن عمومی لحاظ سے رپورٹ دیکھنے سے پتہ لگتا ہے کہ شاملین کی طرف توجہ اور محنت جو ہے وہ UK جماعت نے زیادہ کی ہے اور ان کی جو کوشش ہے وہ کافی قابل ستائش ہے۔تو اس لحاظ سے ان چار پانچ چھ آدمیوں کو نکال دیا جائے جنہوں نے امریکہ میں غیر معمولی قربانی دی ہے تو برطانیہ دوسرے نمبر پر ہی ہے۔ان پانچ چھ آدمیوں کی قربانیوں کا بھی فائدہ ہے لیکن مجموعی طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ میں جو نظام ہے اس نے اس طرح توجہ نہیں دی اور محنت نہیں کی جس طرح UK میں کی گئی ہے۔اس لئے میرا خیال ہے انشاء اللہ تعالیٰ اگلے سال اس لحاظ سے بھی برطانیہ آگے نکل جائے گا۔اور دوسری پوزیشن پہ آ جائے گا۔

چوتھے نمبر پر جرمنی ہے۔انہوں نے پچھلے سال اپنی چوتھی پوزیشن کھو دی تھی اس سال ایک لاکھ 9 ہزار یورو کا انہوں نے اضافہ کیا ہے۔کینیڈا پانچویں نمبر پہ ہے۔دفتر اطفال میں بچوں کو شامل کرنے میں کینیڈا بہت محنت سے کام کر رہا ہے۔پھر انڈیا ہے، انڈیا بھی چھٹے نمبر پر ہے انہوں نے بھی اپنی مقامی کرنسی میں 29 لاکھ روپے کا اضافہ کیا ہے۔یہ بھی جیسا کہ مَیں نے کہا قربانیوں میں بڑھ رہے ہیں۔کہیں نام نہیں ہوتا تھا اب آہستہ آہستہ اوپر آ رہے ہیں۔پھر ساتویں نمبر پر انڈونیشیا ہے، آٹھویں نمبر پر آسٹریلیا ہے، دسویں سے آٹھویں پوزیشن پہ آ گئے ہیں۔پھر نویں پر بلجیم ہے، دسویں پر فرانس اور سوئٹزرلینڈ ہیں۔

کرنسی کے لحاظ سے لوکل کرنسی میں اگر دیکھا جائے تو گزشتہ سال کے مقابل پر پانچ ایسی جماعتیں ہیں جنہوں نے زیادہ وصولی کی ہے۔آسٹریلیا نے 48 فیصد اضافہ کیا ہے اور انڈیا 47.05 فیصد اضافہ کر کے نمبر 2 پر ہے۔جرمنی نے 26.6 فیصد اضافہ کیا ہے۔برطانیہ نے 20.18 فیصد اضافہ کیا ہے۔بلجیم نے 12.05 فیصد اضافہ کیا۔ فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ پہلے نمبر پر ہے۔جیسا کہ مَیں نے کہا وہاں چند ایک امیر لوگ ہیں جو زائد رقم دے کر یہ کمی پوری کر دیتے ہیں۔فرانس دوسرے نمبر پر 43 پاؤنڈ اور برطانیہ تیسرے نمبر پر 38 پاؤنڈ یا 39 سمجھ لیں، سوئٹزرلینڈ چوتھے نمبر پر اور کینیڈا پانچویں نمبر پر ہے۔

افریقہ میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے پہلی پانچ جماعتیں یہ ہیں۔نمبر ایک پہ گھانا ہے، نمبر 2 پہ نائیجیریا ہے نمبر 3 پہ ماریشس ہے، نمبر 4 پہ بورکینا فاسو ہے۔بورکینا فاسو اس لحاظ سے قابل تعریف ہے کہ انہوں نے اپنے شاملین کی تعداد میں 43 فیصد سے زائد کا اضافہ کیا ہے اور یہی مَیں نے کہا تھا کہ اصل چیز یہ ہے کہ نئے آنے والوں میں بھی اور بچوں میں بھی قربانیوں کی روح پیدا کی جائے۔جس کے لئے بورکینا فاسو میں خاص کوشش کی گئی ہے۔پانچویں نمبر پر بینن ہے۔اس کے علاوہ اور بہت سارے ملک ہیں جو کافی کوشش کر رہے ہیں۔

وقف جدید میں چندہ ادا کرنے والوں کی تعداد جو ہے اللہ کے فضل سے 5 لاکھ 73 ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔36 ہزار 323 اس دفعہ نئے شامل ہوئے ہیں۔ پاکستان میں چندے کے لحاظ سے اطفال اور بالغان کا علیحدہ علیحدہ بھی حساب رکھا جاتا ہے۔کوشش بھی کی جاتی ہے۔اس لئے ان کے لئے یہ رپورٹ بھی دینی ضروری ہے۔بالغان جو ہیں ان میں پہلی تین جماعتیں یہ ہیں۔پہلے نمبر پر لاہور، دوسرے پر کراچی اور تیسرے پر ربوہ۔

اور بالغان میں پہلے دس اضلاع جو ہیں۔ وہ ہیں سیالکوٹ، دوسرے پر راولپنڈی، تیسرا اسلام آباد، چوتھا فیصل آباد، پانچواں شیخوپورہ، چھٹا گوجرانوالہ، ساتواں ملتان، آٹھواں سرگودھا، نواں گجرات اور دسواں عمر کوٹ اور اطفال میں پہلی تین جماعتیں ہیں اوّل کراچی، دوم لاہور اور سوم ربوہ۔ اور اس میں بھی پہلے دس اضلاع ہیں۔ نمبر ایک سیالکوٹ، دوم اسلام آباد، تین راولپنڈی، چار شیخوپورہ، پانچ گوجرانوالہ، چھ فیصل آباد، سات نارووال، آٹھ سرگودھا، نو گجرات اور دس بہاولنگر۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی پہلی پانچ جماعتیں۔ نمبر ایک پر سلیکان ویلی، دو۔ لاس اینجلس ایسٹ، تین۔ ڈیٹرائٹ، چار۔ لاس اینجلس ویسٹ، اور پانچ۔ لاس اینجلس ایسٹ ان لینڈ امپائر۔ اور برطانیہ کی پہلی دس جماعتیں ہیں۔ یہ ان سے رعایت کی ہے باقیوں کو پانچ پانچ رکھا ہے، آپ کو دس رکھ دیا ہے۔ نمبر ایک مسجد بیت الفضل، دو ووسٹر پارک، تین سٹن، چار نیومولڈن، پانچ ویسٹ ہل، چھ ٹوٹنگ، سات انر پارک، آٹھ بیت الفتوح، نو سربٹن اور دس ساؤتھ ایسٹ لندن۔ ریجن کے لحاظ سے لندن ریجن اوّل ہے، مڈلینڈ دوم اور نارتھ ایسٹ ریجن سوم۔

یہ موازنے یہ بتانے کے لئے پیش کئے جاتے ہیں کہ یہ یہ قربانیاں آپ نے کی ہیں۔ اصل قربانیاں تو مومن اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے۔ جرمنی کی پانچ نمایاں لوکل امارتیں یہ ہیں ہمبرگ، گروس گراؤ، فرینکفرٹ، مائنز۔ ویزبادن اور ڈارمشٹڈ۔ کینیڈا میں جیسا کہ مَیں نے کہا اطفال اور بالغان کا انہوں نے علیحدہ علیحدہ حساب رکھنے کی کوشش کی ہے۔ ان میں بالغان جو بڑے لوگ ہیں ان کی چندے کے لحاظ سے پانچ جماعتیں جو ہیں ان میں مارکھم، بریمپٹن سپرنگ ڈیل، آٹوا، ٹورانٹو سنٹرل اور کیلگری ساؤتھ ویسٹ۔ اور اطفال کے لحاظ سے بیری، مارکھم، ویسٹن آئی لنگٹن (Weston Islington)، ویسٹن ساؤتھ (Weston South)، ویسٹن نارتھ ایسٹ (Weston North East)۔

اللہ تعالیٰ سب قربانیاں کرنے والوں کی ان قربانیوں کو قبول فرمائے۔ ان کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور ہمیشہ ان کے ایمان واخلاص میں اضافہ کرتا چلا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’یہ فریضہ تمام قوم میں مشترک ہے اور سب پر لازم ہے کہ اس پُر خطر اور پُر فتنہ زمانہ میں کہ جو ایمان کے ایک نازک رشتہ کو جو خدا اور اس کے بندے میں ہونا چاہئے بڑے زوروشور کے ساتھ جھٹکے دے کر ہلا رہا ہے اپنے اپنے حسن خاتمہ کی فکر کریں‘‘ (اپنے اپنے اچھے خاتمہ کی فکر کریں) ’’اور وہ اعمال صالحہ جن پر نجات کا انحصار ہے اپنے پیارے مالوں کے فدا کرنے اور پیارے وقتوں کو خدمت میں لگانے سے حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کے اس غیر متبدّل اور مستحکم قانون سے ڈریں جو وہ اپنے کلام عزیز میں فرماتا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّحَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) یعنی تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پا نہیں سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں‘‘۔ (فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 37-38)

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں نیک اعمال کی توفیق دیتا رہے۔ قربانیوں کے لئے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہم ہمیشہ تیار رہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس مشن کو لے کر آئے تھے اس کو ہمیشہ آگے بڑھانے والے ہوں۔

آج ایک افسوسناک خبر بھی ہے۔ ہمارے لاہور کے ایک احمدی مکرم پروفیسر (ریٹائرڈ) محمد یوسف صاحب (ابن مکرم امام دین صاحب رچنا ٹاؤن) 5 جنوری کی صبح اپنی رہائش سے ملحقہ بیٹے کے جنرل سٹور پر بیٹھے ہوئے تھے کہ سوا آٹھ بجے کے قریب موٹر سائیکل پر سوار دو نقاب پوش آئے اور انہوں نے فائرنگ شروع کر دی۔ فائرنگ کی آواز سن کے ان کا بیٹا باہر نکلا لیکن دیکھا تو ان کو زخمی حالت میں پایا اور ہسپتال لے جایا گیا لیکن راستے میں ہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ شہید مرحوم کی عمر 65 سال تھی۔ اس علاقہ میں بڑے عرصے سے مخالفت جاری تھی اور مولوی مختلف بینر لگا لگا کے اور اشتہار لگا کے احمدیوں کے خلاف اکسا رہے تھے۔ بحیثیت صدر آپ جماعت میں 20 سال سے کام کر رہے تھے۔ تین سال سے زعیم اعلیٰ انصار اللہ تھے۔ آپ کو دو دفعہ اسیر راہ مولیٰ رہنے کا بھی اعزاز حاصل ہوا۔ بڑی سلجھی ہوئی شخصیت تھے۔

ایم اے پنجابی اور ایم ایڈ کیا ہوا تھا اور گورنمنٹ ملازم کے طور پر ٹیچنگ کرتے رہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول شاہدرہ میں سینئر سائنس ٹیچر تھے۔ سینئر ہیڈ ماسٹر بھی رہے۔ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول مرید کے میں پرنسپل رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اپنا ایک سکول بھی کھولا۔ بڑے ملنسار، فدائی احمدی تھے۔ خاندان میں اکیلے ہونے کے باوجود ہر لحاظ سے ہمیشہ استقامت دکھائی۔ آپ نہ صرف خود خلیفہ وقت کے ہر حکم پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہے بلکہ اپنی اولاد کی بھی اس رنگ میں تربیت کی کہ ساری اولاد کا احمدیت اور خلافت سے پختہ تعلق ہے۔ موصی تھے اور آپ کی ساری اولاد بھی نظام وصیت میں شامل ہے۔ آپ کے پسماندگان میں اہلیہ، ایک بیٹی اور چار بیٹے ہیں۔ ابھی انشاء اللہ تعالیٰ نمازوں کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو ان کے لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنی جنتوں میں ان کو اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔

☆☆☆☆☆☆☆

مریم شادی فنڈ میں حصہ لیں

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے غریب اور نادار احمدی بچیوں کی بوقت شادی اپنے گھروں کو باوقار طریق پر رخصتی کیلئے جماعتی سطح پر مستقل اور مناسب حال انتظام کے مدنظر ’’مریم شادی فنڈ‘‘ کے نام سے جاری فرمودہ اپنی آخری مبارک مالی تحریک کے ضمن میں دلی خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ: ’’اُمید ہے یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا‘‘ (خطبہ جمعہ مورخہ ۱۳ فروری ۲۰۰۳)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ مبارک تحریک وقتی نہیں بلکہ مستقل نوعیت کی حامل ہے۔ جسے دوسری مستقل طوعی تحریکات ہی کی طرح جماعت کی روز افزوں ضروریات کے پیش نظر بتدریج مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ مگر عملاً اس فنڈ میں گزشتہ ایک دو سالوں سے وصولی کی رفتار میں کافی کمی محسوس ہو رہی ہے اور ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ شاید ہماری نظر سے اس مبارک تحریک کا یہ اہم پہلو اوجھل ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زیر چٹھی دفتر وکالت مال لندن VM-4244/09.4.05 میں تمام امراء وصدر صاحبان جماعت کو یہ خصوصی ہدایت صادر فرمائی ہے کہ:۔

’’مریم شادی فنڈ کی مدّ سے شادیوں کی امداد کیلئے بہت رقم خرچ ہو رہی ہے۔ ایسے احباب جو استطاعت رکھتے ہوں، انہیں تحریک کریں کہ اس مد میں ادائیگی کریں‘‘۔

حضور پُرنور کے ارشاد کی تعمیل میں نظارت ہذا احباب جماعت کی خدمت میں اس بابرکت مالی تحریک میں مخلصانہ اعانت کی مستقل ذمہ داری قبول کرنے کی طرف ایک مرتبہ پھر توجہ دلا رہی ہے۔ صاحب حیثیت اور مخیّر احباب کو خصوصاً اس تحریک میں گرانقدر حصہ ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے مخلصین کے اموال ونفوس میں برکت عطا کرے آمین۔ اور آپ کی اس نیکی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

بنگال وآسام کی صوبائی کانفرنس

مورخہ ۱۳ اپریل کو Vidya Mandir Hall کلکتہ میں صوبہ بنگال وآسام کی صوبائی کانفرنس منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس میں مرکزی علماء کرام کے علاوہ دیگر مذاہب کی اہم شخصیات بھی شرکت فرمائیں گے۔ صوبہ بنگال وآسام کے احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں۔ شاملین کانفرنس کے قیام وطعام کا انتظام ہوگا۔ کانفرنس کا وقت شام ساڑھے پانچ تا ساڑھے نو بجے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب وبابرکت بنائے۔

(سید آفتاب احمد نیّر مبلغ انچارج کلکتہ)

درخواست دُعا

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر درویش قادیان کا گزشتہ دنوں جالندھر میں دل کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت ہے، طبیعت بتدریج بہتر ہو رہی ہے، موصوف کی شفائے کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے اسی طرح بعض اور درویشان کرام بھی مختلف عوارض سے دوچار ہیں سب کی صحت وتندرستی درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

ولادت

خاکسار کے بیٹے عزیزم مامون الرشید تبریز مدرس جامعہ احمدیہ قادیان کے ہاں مورخہ ۵ جنوری ۲۰۱۰ء کو بفضلہٖ تعالیٰ بیٹے کی ولادت ہوئی ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت نومولود کا نام عزیز ’’فاران احمد‘‘ تجویز فرمایا ہے۔ نومولود بفضلہٖ تعالیٰ حضور انور کی مبارک تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود محترم میاں عبد العظیم صاحب درویش کا پڑپوتا ہے۔ اور مکرم شمیم احمد صاحب فاروقی صدر جماعت احمدیہ جے پور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے نیک صالح، خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(عبد العزیز اصغر قادیان)

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

داڑھی کی حفاظت

رسول اکرم ﷺ سے پیار کی نشانی

(مکرم سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ)

اسلام نے ایک جامع دعوت دُنیا کے سامنے پیش فرمائی ہے جس میں اعتقاد، عمل اور جو آثار اُن پر مرتب ہوتے ہیں، سب کو یکساں ملحوظ رکھا ہے اور ہر ایک کو دعوت میں مناسب جگہ دی ہے۔ دین اسلام کی نظر میں وضع کی دُرستگی اصلاح قلب کا لازمی اثر ہے جس طرح کہ فرمانِ رسول ﷺ ہے۔ ان فـــی الجسد لمضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله اَلا وھی القلب (مشکوٰۃ شریف)

یہ تو ہوسکتا ہے کہ وضع درست ہو اور دل درست نہ ہو لیکن یہ مشکل ہے کہ دل درست ہو اور وضع پر اس کا کچھ اثر نہ پڑے۔ اسی وجہ سے ان آثار کی تبدیلی پر کوئی سزا نہیں دی گئی۔ اعتقاد و عمل کے بعد کھلا چھوڑ دیا گیا ہے تاکہ اس کا اثر خود بخود ظاہر ہو۔

اصلاحِ وضع میں داڑھی کے بالوں کو فطرتاً خاص اہمیت حاصل ہے۔ آنحضرتؐ نے اسے فطری عادت میں سے قرار دیا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت مسلمین کیلئے شرع کے مطابق ایسے نشانات کی بھی ضرورت ہے جن سے وہ پہچانے جائیں اور ضروری ہے ان کی وضع ان کی نظیر ہو۔ اگر بغور دیکھا جائے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ اگر صاحب ایمان کا دینی مزاج درست ہوگا تو یہ نشانات یقیناً اسے پسند ہوں گے، ہاں اگر دینی مزاج بگڑ جائے تو ان صاف شُشتہ عادات سے خود بخود انحراف شروع ہو جاتا ہے۔

اللھم وفقنا لما تحب وترضیٰ۔

اس قدر تمہیدی کلمات کے بعد اب آگے راقم الحروف حفاظت داڑھی کے تعلق سے کچھ عرض کرنے جا رہا ہے۔ فی زمانہ اس مضمون کی اہمیت کے تعلق سے گفتگو کرنے میں باشعور لوگ بھی ہچکچاتے ہیں اور اس تعلق سے جو احادیث نبویؐ میں اس کی تاویل اس طرح کی جاتی ہے کہ روشن خیال بھی قائم رہے اور موجودہ فیشن پرستی کیلئے سند جواز بھی حاصل ہو جائے یہاں تک بھی گریز کی راہ تلاش کرنے والے کہہ جاتے ہیں کہ داڑھی رکھنا فرض نہیں ہے، اس بحث میں نہ پڑا جائے تو بہتر ہے۔ البتہ محبت اور احترام کی نگاہ سے دیکھیں تو فرض سے کم بھی نہیں۔ اور ویسے بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر غور کرنا چاہئے۔ مذکورہ بالا بات کوئی تاویل طلب نہیں بلکہ صاف حکم ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے لئے نمونہ بنا کر بھیجا گیا ہے تم ان کے مانند بننے کی کوشش کرو۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اُسوۃ حسنۃ۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے: ’’قرآن کے بعد سنتِ رسولؐ کا مقام ہے‘‘ (شہادت القرآن) اور داڑھی کا رکھنا بھی سنتِ رسولؐ ہی ہے۔ داڑھی کی مقدار بھی کس قدر ہو، نوعیت کیا ہو۔

اس تعلق میں اوّل ایک روایت سے باذوق حضرات بہت کچھ استفادہ کر سکتے ہیں۔

’’حضرت مولانا سعد حسن خان ٹونکی‘‘ کی کتاب ’’شمائل نبوی‘‘ کے صفحہ ۳۰۷ میں درج ہے ’’جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غم و صدمہ طاری ہوتا تو دستِ مبارک، سر اور داڑھی مبارک پر بار بار پھیرتے۔ ریش مبارک کو پکڑتے اور کبھی انگلیوں سے اس پر خلال کرتے اور فرماتے۔ حسبِی اللّٰہ ونعم الوکیل‘‘

اب آگے چلتے ہیں امام کامگار مہدی برحق علیہ السلام کے نمونے کی طرف۔ حضرت مفتی محمد صادقؓ کی تصنیف لطیف ’’ذکر حبیب‘‘ میں جہاں حضور علیہ السلام کے حلیہ مبارک کا ذکر ہے وہاں پر یہ بھی لکھا ہے کہ:۔

’’سر کے بال سیدھے کانوں تک لٹکتے ہوئے ملائم اور چمکدار تھے۔ ریش مبارک گھنی ایک مشت سے کچھ زیادہ لمبی رہتی تھی۔‘‘ اب اس قسم کے حالات اور ٹھوس حقائق کی موجودگی میں اصحاب عزیمۃ کی رفتار وفاشعاری کسی قدر تیز ہونی چاہئے بخوبی سوچا جاسکتا ہے۔ واللہ الموفق حِفاظت داڑھی کے تعلق سے روشن خیالی اور تاویل وہی درست ہوگی جس کے ساتھ روشن ضمیری ہاتھ سے نہ جائے۔ پس یہ ایک ایسا مضمون بھی ہے کہ اس پر قلم اُٹھاتے وقت بار بار دل میں ایک ہچکچاہٹ کی کیفیت ضرور ہے کیونکہ بعض ذمہ دار حضرات کا شیوہ بھی تساہل کی انتہا کو پہنچ چکا ہے……

حفاظت داڑھی کے تعلق سے آنحضرتؐ کے احادیث میں متعدد ارشادات پائے جاتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ان احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ لبوں کے بال منڈوا دیئے جائیں یا جڑ سے کٹوا دئے جائیں اور داڑھی بڑھائی جائے۔ (مونچھیں چھوٹی کردی جائیں)

اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اھل قبلہ کو بخوبی علم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت اُمت پر فرض ہے اس پر قرآنی آیت اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰہ فَاتَّبِعُوْنِی یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ سے اچھی طرح روشن طریق پر تصدیق بھی ہو رہی ہے پھر کیوں کر ہم گریز کی راہ کسی پہلو سے بھی اختیار کرنے کی جسارت کریں۔

نفس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے اب خاکسار رسالہ ’’ماہنامہ خالد ربوہ‘‘ اکتوبر نومبر ۱۹۰۸ء کے حوالہ سے حضرت مصلح موعودؓ کے چند ایک قابل غور ارشادات کو اس ضمن میں ھدیہ قارئین کر رہا ہے

چنانچہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ جون ۱۹۴۲ میں فرمایا:

’’نقل کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ اس شخص نے اس قوم کو عظمت دے دی ہے جس کے رواج اور جس کے طریق کو اس نے اختیار کیا ہے مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ جس حد تک سوال ملکی رواج کا ہے اس حد تک ان باتوں کو برداشت کیا جاسکتا ہے مگر جہاں شریعت کے احکام کا سوال آجائے وہاں ہم دوسروں کی نقل کریں گے تو یقیناً ہم دین حق کی ذلت کے سامان پیدا کر کے دشمنوں کی مدد کرنے والے قرار پائیں گے۔ انہی نقلوں میں سے ایک نقل داڑھی منڈوانا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ نہیں متواتر داڑھی منڈوانے سے منع فرمایا ہے۔ اور داڑھی منڈوا کر کوئی خاص فائدہ بھی انسان کو نہیں پہنچتا۔‘‘

اسی طرح داڑھی منڈوانے والے احمدیوں کو تنبیہہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’احمدیوں میں سے بھی ایک حصہ داڑھی منڈواتا ہے اور باوجود بارہا سمجھانے کے وہ اپنے اس فعل سے باز نہیں آتا۔ یوں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم دین حق کیلئے قربان، احمدیت کے لئے قربان مگر اس شخص کی زبان کے دعویٰ پر کوئی احمق ہی یقین کرسکتا ہے جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح احکام کی علی الاعلان نافرمانی کرتا ہے اور پھر قربانی اور محبت کا دعویٰ کرتا چلا جاتا ہے میرے نزدیک وہ شخص بڑا احمق ہے جو دین حق کی عزت اور شریعت کی عزت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے قیام کیلئے ایسے شخصوں پر اعتبار کر لیتا ہے جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی چھوٹی سی بات نہیں مان سکتا، اس سے یہ کب توقع کی جاسکتی ہے کہ اگر اس کے سامنے کوئی بڑی بات پیش کی جائے گی تو وہ اسے مان لے گا۔ وہ تو فوراً اکڑ کر کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا کہ میں اس کے مطابق عمل کرنے کیلئے تیار نہیں۔ پس جو شخص بلا کسی ایسی وجہ کے جو شرعی طور پر اسے بری قرار دیتا ہو، داڑھی منڈواتا ہے وہ صاف طور پر اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ یہ حکم میری مرضی کے خلاف ہے اس لئے میں اس پر عمل نہیں کرسکتا۔ اس پر میرے جیسا انسان کیا اعتبار کرے گا‘‘۔

فرمایا:

’’میں نے متواتر جماعتوں کو توجہ دلائی ہے اور ہاں قانون بھی ہے کہ کم سے کم جماعت کے عہدیدار ایسے نہیں ہونے چاہئیں جو داڑھی منڈواتے ہوں اور اس طرح……احکام کی ہتک کرتے ہوں۔ مگر میں دیکھتا ہوں اب بھی دُنیاداری کے لحاظ سے اسے کوئی اور اعزاز حاصل ہوا اسے جماعت کا عہدیدار بنا دیا جاتا ہے خواہ وہ داڑھی منڈواتا ہی ہو…… پس ایسی شکست خوردہ ذہنیت کے لوگ جنہوں نے مغربیت کے آگے ہتھیار ڈال رکھے ہیں وہ ہرگز کسی عہدہ کے قابل نہیں۔ وہ بھگوڑے ہیں اور بھگوڑوں کو حکومت دینا اوّل درجہ کی حماقت اور نادانی ہے۔ پس داڑھی منڈوانے والے احمدی شکست خوردہ ذہنیت رکھتے ہیں‘‘۔

فرمایا:

’’پس میں خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ دونوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں داڑھی کے متعلق خوب جدوجہد کریں۔ خدام نوجوانوں کو سمجھائیں اور انصار اللہ بڑوں کو سمجھائیں اور یہ کوشش کی جائے کہ جو شخص داڑھی منڈواتا ہو وہ خشخشی داڑھی رکھ لے اور جو خشخشی رکھتا ہے وہ ایک انچ یا آدھا انچ بڑھائے اور پھر ترقی کرتے کرتے سب کی داڑھی حقیقی داڑھی ہو جائے۔

ان تمام حوالہ جات سے داڑھی کے متعلق جو ثابت ہوا وہ یہی کہ رسولِ خدا کا یہی مقصد ہے کیوں کہ اسلامی وضع میں یہ ایک اہم شعار ہے۔ داڑھی کی حفاظت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ ہاں اس کی کوئی اگرچہ حد اور مقدار مقرر نہیں، ویسے آغاز مضمون ھذا میں ہی اس زمانہ کے حکم و عدل مہدی پاک علیہ السلام کے فعلی نمونہ سے بھی ثابت کر دیا گیا کہ آپ کی ریش مبارک گھنی اور ایک مشت سے کچھ زیادہ لمبی رہتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

درویشان قادیان کا بلند کردار

(مکرمہ شہزادی شجاعت بیگم اہلیہ مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب قادیان)

اسلام کے معنی کامل اطاعت اور فرمابرداری کے ہیں اور یہ دین کامل ہے اور اس پر سچا ایمان لانے والے نہ صرف عقائد صحیحہ رکھتے ہیں بلکہ اپنے حسن عمل کے زیور سے بھی آراستہ ہوتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس خدا کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا مگر وہی جو اچھے اخلاق کا مالک ہو۔ آپؐ نے اپنی بعثت کی غرض ان الفاظ میں بیان فرمائی کہ: ’’بعثت لاتممّ مکارم الاخلاق‘‘ یعنی میں اچھے اخلاق کو پائے تکمیل تک پہنچانے کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔

آغاز اسلام میں مسلمانوں کی ترقی اور سربلندی کا ایک بڑا ذریعہ ان کے عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ تھے جن کو دیکھ کر لوگ اسلام کے گرویدہ ہو جاتے تھے۔ قرون وسطیٰ اور بعد کے زمانہ میں بھی جب مسلمان اخلاق حسنہ کا نمونہ رکھتے تھے تو لوگ ان کی روحانی کشش سے اسلام میں جوق در جوق داخل ہوتے تھے لیکن افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ میں عام مسلمان اپنے بلند معیار سے گر چکے ہیں یہ ہی وجہ ہے کہ ان کے کردار کو دیکھ کر غیر مسلم بجائے اسلام کے قریب آنے کے اس دین حنیف سے دور ہو رہے ہیں۔

گلستان اسلام کا محافظ خود خدائے قادر و توانا ہے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ امت محمدیہ پر کوئی وقت ایسا نہیں آسکتا کہ وہ سب کے سب ضلالت اور گمراہی پر جمع ہو جائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے دور میں جب کہ مسلمان اسلام کی صحیح تعلیم کو بھول تھے اسلام کی زندگی اور صداقت کا ثبوت دینے کے لئے اپنے وعدے کے مطابق ایک ایسی جماعت قائم کی جس سے وابستہ افراد آج بھی اسلام کی صحیح تعلیم اور اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کر کے غیروں کے سینوں کو نور محمدی سے منور کر سکتے ہیں۔ اور وہ جماعت ہے جماعت احمدیہ جس کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خدا کے حکم سے تجدید دین و احیاے ملت کے لئے رکھی اس الٰہی جماعت کے ذریعہ ایسے شاندار اخلاقی کارنامے اور پاکیزہ نمونے ظاہر ہوئے جس کو دیکھ کر ہزاروں لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

اسی الٰہی جماعت میں اللہ تعالیٰ نے اُن درویشان کو بھی اپنے اعلیٰ اخلاق اور خدمات پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی جن کی تعداد بھی بدری صحابہ کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں: ’’میں نے خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا جو ایک اونچے چبوترے پر بیٹھا ہوا تھا اور اُس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا جو نہایت چمکیلا تھا وہ نان اس نے مجھے دیا اور کہا:

’’یہ نان تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔‘‘ (تذکرہ صفحہ 18)

بلند کردار کے مالک یہ وہ بزرگ درویشان ہیں جن کو 1947ء کے فسادات میں قادیان میں پرخطر اور غیر معمولی و غیر مانوس حالات میں زندگی بسر کرنی پڑی یہ ایک نہایت ہی دردناک داستان ہے جس کا ذکر ملک کے مشہور صحافی جناب سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون نے ہفت روزہ ریاست دہلی مورخہ ۲ دسمبر 1957ء کی اشاعت میں ان الفاظ میں کیا ہے:

’’یہ واقعہ انتہائی دلچسپ ہے کہ جب مشرقی پنجاب میں خونریزی کا بازار گرم تھا مسلمانوں کا مسلمان ہونا ناقابل تلافی جرم تھا مشرقی پنجاب کے کسی ضلع کے کسی مقام پر بھی کوئی مسلمان باقی نہ رہا اور وہ یا تو پاکستان چلے گئے اور یا قتل کر دئے گئے تو قادیان میں چند درویش صفت احمدی تھے جنہوں نے اپنے مقدس مذہبی مقامات کو چھوڑنے سے انکار کر دیا اور انہوں نے ننگِ شرافت لوگوں کے ننگ انسانیت مظالم برداشت کئے اور جن کو بلاخوف تردید مرد مجاہد قرار دیا جاسکتا ہے اور جن پر آئندہ کی تاریخ ہمیشہ ہی فخر کرے گی کیونکہ امن اور آرام کے زمانہ میں تو ساتھ دینے والی تمام دنیا ہوا کرتی ہے ان لوگوں کو انسان نہیں فرشتہ قرار دیا جانا چاہیئے جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اپنے شعار پر قائم رہے اور موت کی پرواہ نہ کی اب بھی قادیان کے درویشوں کے اسوۂ حسنہ کا خیال آتا ہے تو عزت اور احترام کے جذبات کے ساتھ گردن جھک جاتی ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ یہ ایسی شخصیت ہیں جن کو آسمان سے نازل ہونے والے فرشتے قرار دیا جانا چاہیئے۔‘‘

(ہفت روزہ ریاست دہلی 2 دسمبر 1957)

انہی حالات کا ذکر علامہ نیاز فتحپوری اپنے ماہانہ نگار لکھنو بابت ماہ ستمبر 1960ء میں ان الفاظ میں کرتے ہیں: ’’یہی وہ مختصر جماعت ہے جس نے 1947ء کے خونی دور میں اپنے آپ کو ذبح اور قتل کے لئے پیش کر دیا اور اپنے ہادی و مرشد کو ایک لمحہ کے لئے چھوڑنا گوارا نہ کیا۔‘‘

یہ وہ درویشان کرام تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے صبر و ثبات کے ساتھ ہر ظلم کو برداشت کیا ہر مشکل اور مصائب کی گھڑیوں کو خندہ پیشانی کے ساتھ قبول کیا۔ ان پرخطر ایام میں جب مشرقی پنجاب میں سوائے قادیان کے کسی مقام پر مسلمانوں کا وجود باقی نہ رہا ظالم ہندوؤں کی نظر میں درویشوں کی یہ مختصر سی تعداد بھی خار کی طرح کھٹکتی تھی۔ 1948ء کے آغاز میں بعض شرپسند لوگوں نے یہ جھوٹی افواہ اُڑا دی کہ ننکانہ صاحب کے سکھ سیوا داروں کو مسلمانوں نے قتل کر دیا ہے اس وجہ سے مشتعل ہجوم احمدی حلقہ کے ارد گرد جمع ہو گیا اور انہوں نے ارادہ کرلیا کہ بے سروسامان اور بے بس درویشوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی اے اس واقعہ کے سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ:

’’اُس وقت ہر ایک درویش خدا کی راہ میں قربان ہونے کے لئے اور موت کو قبول کرنے کے لئے بخوشی تیار تھا یہ محاصرہ تقریباً 6-5 گھنٹے رہا آخر اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دئے کہ بعض فرض شناس مقامی افسروں نے اپنے فریضہ کو ادا کرتے ہوئے مشتعل ہجوم کو منتشر کر دیا۔‘‘ اس قسم کا ایک ہی واقعہ نہیں بلکہ ایسے حالات میں متعدد بار درویشوں کو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اپنی زندگی کے لمحات بسر کرنے پڑے مخالفین کی طرف سے جھوٹی رپورٹیں کی گئیں حکام کو ان کے خلاف اکسایا گیا۔ سوشل بائیکاٹ کیا گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے محمدی مسیح کے درویشوں کی حفاظت فرمائی اور دشمنوں کی سب تدابیر ناکام و نامراد ہوگئیں۔

انتہائی پُرخطر ایام میں بھی قادیان کی مسجد اقصیٰ کے منارة المسیح سے پنجوقتہ اذان اور قادیان کی تین مساجد میں باجماعت نماز کا التزام اور نماز تہجد میں باقاعدگی جاری رہی۔ ان درویشان کی قربانیاں بے مثال ہیں۔ بلند کردار کے مالک یہ وہ بزرگ انسان تھے جنہوں نے ان مشکل اور مصائب کی گھڑیوں میں اپنے سارے فرائض مستعدی سے ادا کئے تبلیغ کے ساتھ لٹریچر کی اشاعت کی گئی۔ غرض کے قادیان اور اس کے باہر جہاں بھی درویش گئے ان کی نشست اور برخاست سے اسلام کا دلکش نمونہ اور شعار سکھ اور ہندو دوستوں کے سامنے آیا اس بارے میں جناب سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر ’’ریاست‘‘ نے بجا طور پر تحریر فرمایا ہے کہ:

’’ہم کہ سکتے ہیں کہ جہاں تک اسلامی شعار کا تعلق ہے ایک معمولی احمدی کا دوسرے مسلمانوں کو بڑے سے بڑا مذہبی لیڈر بھی مقابلہ نہں کر سکتا کیونکہ احمدی ہونے کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور دوسرے اسلامی احکام کا عملی طور پر پابند ہو۔‘‘ (ریاست دہلی 13 نومبر 1952ء)

اسی طرح سکھوں کا مشہور روزنامہ ’’اجیت‘‘ جالندھر مورخہ 21 مئی 1953ء رقمطراز ہے: ’’اس جماعت کے لوگ بہت ہی بااخلاق اور روادار ہیں اور بہت بلند خیال کے مالک ہیں امید ہے ایسے لوگوں سے ہی دوبارہ محبت اور سلوک پیدا ہوگا اور آپس میں جھگڑا اور فساد مٹ جائے گا۔‘‘

ان درویشان کرام کی قربانیوں کا ذکر اس مختصر مضمون میں کرنا ناممکن ہے ان کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کی نسلوں کو بھی خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

☆☆☆

دُعائے مغفرت

افسوس! محترم کینا خان صاحب صدر جماعت احمدیہ غنچہ پاڑہ (اڑیسہ) ۲۵ جنوری کو بعمر ۷۰ سال وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے۔ آمین۔ مرحوم بہت ہی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ بہت ہی ملنسار اور دُعا گو باجماعت نماز کے پابند تھے۔ مہمان نوازی کے علاوہ تبلیغ کا شوق تھا۔ مرحوم نے ۱۹۶۰ میں احمدیت قبول کی۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ اور ۳ لڑکے اور لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ بڑا لڑکا سلیمان علی خان سیکرٹری امور عامہ اور چھوٹا لڑکا سرپنچ ہیں۔ علاوہ ازیں بڑی لڑکی چودوار کالج میں لیکچرر ہے۔

(سید فضل نعیم احمدی۔ غنچہ پاڑہ۔ اڑیسہ)

دُعائے مغفرت

مکرم محترم محمد ابراھیم خان صاحب ولد محترم محمد حسن صاحب ساکن قادیان مورخہ ۱۳/ دسمبر ۲۰۰۹ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ حضرت خلیفة المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر ۱۹۸۹ء میں حیدرآباد سے قادیان آئے۔ آپ نے احمدیہ شفاخانہ قادیان میں ۱۷ سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ نیک ملنسار اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ آپ کی شادی قادیان میں مکرم محمد حسین صاحب درویش قادیان کی بڑی بیٹی مکرمہ امۃ العلیم صاحبہ سے ہوئی۔ آپ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے اور اہلیہ یادگار چھوڑی ہیں۔ بڑا بیٹا حیدرآباد میں مقیم ہے جبکہ چھوٹا بیٹا مکرم مولوی داؤد احمد صاحب مبلغ سلسلہ دفتر وقف نو بھارت میں خدمت بجالا رہے ہیں۔ اللہ کے فضل سے تمام بچے شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے۔ نیز اہل خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (ادارہ)

اخبار بدر کو قلمی و مالی تعاون دیکر عنداللہ ماجور ہوں

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں (مینیجر بدر)

افتتاح بلڈنگ دفتر نشر واشاعت قادیان

مورخہ ۱۳ / مارچ ۲۰۱۰ء کو صبح گیارہ بجے دفتر نشر واشاعت کی نئی بلڈنگ کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس سلسلہ میں ایک دعائیہ تقریب صبح ۱۱ بجے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت عمل میں آئی۔ تلاوت مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب نے کی، نظم عزیز کے راشد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ خلافت احمدیہ کے زیر سایہ جماعت کے کاموں میں وسعت اور ترقی پیدا ہو رہی ہے۔ الحمد للہ۔ پہلے نہایت تنگ جگہوں میں اور مشکل حالات میں درویشان کرام اور پرانے کارکنوں نے نہایت محنت ومشقت سے خدمت سرانجام دی۔ اب نئی بلڈنگیں تیار ہوئی ہیں اور مختلف قسم کی سہولتیں میسر آرہی ہیں ہمیں ان سے استفادہ کرتے ہوئے اللہ کا شکر بجالانا چاہئے اور کما حقہ خدمت سرانجام دینی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان ترقیات کے وعدے کئے ہیں جو انشاء اللہ پورے ہوتے چلے جائیں گے۔ ہم میں سے جس بھی خدمت کا موقعہ ملے، اللہ کا فضل واحسان سمجھتے ہوئے اسے سرانجام دیتے چلے جانا چاہئے۔ خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس تقریب میں درویشان قادیان، ناظران وممبران صدر انجمن احمدیہ ونائب ناظران وافسران صیغہ جات کے علاوہ اس بلڈنگ میں مختلف دفاتر کے کارکنان نے بھی شرکت کی، آخر پر تمام حاضرین کی چائے وشیرینی سے ضیافت کی گئی۔

یہ خوبصورت دومنزلہ عمارت قریباً سات کنال ایریا پر مشتمل ہے جس میں مین گیٹ کے سامنے عمدہ گھاس و پھولوں کی کیاریاں تیار کی گئی ہیں۔ ایم ٹی اے، آڈیو وڈیو، بک کاؤنٹر ہیں جبکہ بڑے ہال میں کتب کا سٹاک ہے اور ایک ہال نمائش کیلئے ریزرو ہے۔ اوپر کی منزل میں صدر انجمن احمدیہ کے بعض دفاتر عارضی طور پر منتقل ہوئے ہیں۔ تعمیر بلڈنگ کا سارا کام محترم اطہر الحق صاحب انجینئر ناظم صاحب تعمیرات کی زیر رہنمائی ونگرانی میں ہوا جبکہ مکرم سلطان احمد صاحب انجینئر بھی نگرانی کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور اس عمارت کو غلبہ اسلام کے لئے ایک مضبوط قلعہ بنا دے۔ آمین۔

سائیکل ٹور جامعۃ المبشرین قادیان

۳ مارچ کو جامعۃ المبشرین قادیان کی جانب سے سائیکل ٹور کا اہتمام کیا گیا۔ یہ سائیکل ٹور صبح ساڑھے نو بجے احاطہ جامعۃ المبشرین سے دعا کے بعد روانہ ہوا۔ اور بوقت دوپہر ۲ بجے بلووال پہنچے۔ وہاں دوپہر کا کھانا اور نماز ظہر وعصر ادا کرنے کے بعد ٹھیک ۵ بجے ہوشیار پور کے تاریخی مقام پر قافلہ پہنچا جہاں باجماعت نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔ بعدہ خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت اور نظم کے بعد متن پیشگوئی مصلح موعودؓ اور سیرت کے مختلف پہلوؤں پر طلباء واساتذہ نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اگلے دن نماز تہجد اور فجر باجماعت ادا کی گئیں۔ طلباء کو دعاؤں، نوافل اور عبادات کا بھرپور موقع ملا۔ الحمد للہ۔ ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے قافلہ کی واپسی ہوشیار پور سے ہوئی اور طلباء بڑے ذوق وشوق اور نظم وضبط کے ساتھ ٹھیک اڑھائی بجے بخیر وعافیت قادیان دارالامان پہنچے۔

اس قافلہ میں ۶۲ سائیکل سوار طلباء کے علاوہ ۶ اساتذہ کرام نے بھی نگرانی کرتے ہوئے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس ٹور کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا حقیقی وارث بنائے۔ آمین۔

(پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان)

مجلس انصار اللہ کی مساعی

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

مورخہ ۱۵ فروری کو مجلس انصار اللہ قادیان کے تحت مسجد ناصر آباد میں زیر صدارت محترم قاری نواب احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت بعد نماز عشاء جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ مکرم مولوی عبد الوکیل صاحب نیاز نائب ناظم وقف جدید ارشاد نے تلاوت قرآن مجید کی۔ عہد دہرانے کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب اقبال نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعد ازاں محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات'' کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ صدارتی خطاب واختتامی دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

''مقام چلہ کشیٔ ہوشیارپور کا سفر: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چلہ کشی کے مقام ہوشیار پور میں دعا کی غرض سے مورخہ ۱۸ فروری کو تین انصار مکرم جمیل احمد صاحب ناصر، مکرم ریحان احمد صاحب ظفر، اور مکرم نعیم احمد صاحب ڈار پر مشتمل ایک وفد قادیان سے پیدل روانہ ہوا۔ ایک رات اُڑمڑ ٹانڈا میں رک کر وفد ۱۹ تاریخ کو ہوشیار پور پہنچا۔ دو انصار بھائی اپنے طے شدہ پروگرام کے مطابق ۲۰ فروری کو بذریعہ بس قادیان پہنچے۔ البتہ مکرم جمیل احمد صاحب ناصر نے بڑی ہمت وحوصلہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے واپسی کا سفر بھی پیدل پورا کیا۔ چار دنوں میں ۱۴۰ کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے مورخہ ۲۱ فروری کو بخیریت واپس قادیان پہنچنے پر مجلس انصار اللہ قادیان نے ان کا پرجوش استقبال کیا۔ الحمد للہ۔

☆......مورخہ ۱۹ فروری کو مجلس انصار اللہ قادیان کے زیر اہتمام چالیس موٹر سائیکلوں اور تین موٹر گاڑیوں پر مشتمل ایک قافلہ قادیان سے ہوشیار پور دعا کی غرض سے گیا۔ ۹۰ سے زائد انصار بھائیوں کو اس بابرکت سفر میں شرکت کی توفیق ملی۔ محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے وہاں پر خطبہ جمعہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ شاملین کو اس بابرکت مقام پر دُعا کا موقع ملا۔ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت بھی اس سفر میں شامل ہوئے۔ گورداسپور اور ہوشیار پور پولیس نے بھرپور تعاون دیا۔ مقامی اخبارات میں فوٹو کے ساتھ اس سفر کی خبریں شائع ہوئیں۔

☆......مورخہ ۲۸ فروری کو مجلس انصار اللہ قادیان کی طرف سے نور ہسپتال میں داخل مریضوں کی عیادت کی گئی اور پھل تقسیم کئے گئے۔ (زعیم اعلیٰ انصار اللہ قادیان)

آپ کے خطوط آپ کی رائے : ---

میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا

جماعت احمدیہ حقیقی اسلام ہے۔ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر پورا اعتقاد اور یقین رکھتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دل سے خاتم النبیین اور خیر المرسلین مانتی ہے۔ قرآن مجید کو آخری کامل شریعت تسلیم کرتی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات یافتہ مانتی ہے۔ قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات اور احادیث کی روشنی میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود ومہدی معہود مانتی ہے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو بھی اپنے فضل وکرم سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق بخشے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہو اور احمدیت کی روح کو سمجھنے اور اس کی تعلیم پر چلنے کی توفیق ملے تو اُس کو چاہئے کہ بیعت کے مفہوم ومعانی بھی سمجھے۔ بیعت کے معنی بک جانے کے ہیں۔

غرض یہ کہ جو بھی حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا قائل ہو کر ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت میں داخل ہوا یا ہو جائے اُس نے گویا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کو رستہ میں بیچ دیا اور یہ عہد کیا کہ آئندہ میری ذات اور میں وقت طاقت میرے مال واسباب عزیز واقارب اس صداقت کی خدمت کیلئے وقف ہو گئے۔ جس صداقت کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ ہر وہ شخص جو احمدیت کو قبول کرتا ہے اس پر یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے اور ہر احمدی کو معلوم ہونا چاہئے کہ سلسلہ احمدیہ کسی سوسائٹی کی صورت میں قائم نہیں ہوا۔ اور نہ ہی یہ عام پیروی گدی نشینوں کے سلسلوں کی طرز پر ہے بلکہ سلسلہ احمدیہ منہاج نبوت پر قائم ہے جس میں احمدی جماعت کو اسی رنگ کی تربیت دی جاتی ہے۔ اور جماعت سے اسی قسم کی قربانیوں کی توقع رکھی جاتی ہے جو اس قسم کے الٰہی سلسلوں کے ساتھ ہمیشہ سے وابستہ چلی آئی ہیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی غرض وغایت ہی یہ ہے کہ اسلام کو از سر نو زندہ کیا جائے اور ان اعتقادی وعملی غلطیوں کو دور کیا جائے جو مرورِ زمانہ کی وجہ سے مسلمانوں میں پیدا ہو گئی ہیں اور لوگوں کو پھر اسی حقیقی اسلام پر قائم کیا جائے جو آنحضرت صلعم کے ذریعہ سے دنیا پر نازل ہوا تھا۔ دوسری غرض سلسلہ کے قیام کی یہ ہے کہ تا دوسرے اہل مذاہب کو بھی اسلام سے متعارف کیا۔

پس ہر وہ شخص جو احمدیت کو قبول کرتا ہے وہ گویا خدا تعالیٰ سے یہ عہد باندھتا ہے کہ میں سلسلہ احمدیہ کی تعلیم اور ہدایت کے ماتحت نہ صرف اپنی زندگی کو ایمانی اور عملی لحاظ سے اسلام کے مطابق بناؤں گا اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہوں گا بلکہ یہ بھی کہ میں اس عظیم الشان مقصد میں بھی پورا پورا حصہ لوں گا جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے ظاہر ہوا۔ یعنی قلمی، لسانی جہاد کیونکہ یہی مقدس عہد کی عملی تفسیر ہے جو کہ بیعت کنندہ نے بیعت کرتے وقت باندھا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ سب سے اہم اور ضروری بات موجودہ وقت میں یہ ہے کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات جمعہ وخطابات اور پیغامات کو توجہ اور غور سے سنا جائے پڑھا جائے اور ان باتوں پر عمل کیا جائے۔ اُسی میں ساری خیر وبرکت ہے کیونکہ امام کی اطاعت میں ہی خدا کی اطاعت ہے اگر ہر احمدی اس نکتہ کو سمجھ جائے اور اس پر عمل کرنے لگ جائے تو ہر احمدی ایک مربی بن سکتا ہے۔ حالات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی ہمارے اندر اس کی کمی ہے جس کو دور کرنا از حد ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کے ہر ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اور حضور کے بابرکت دور خلافت میں غلبہ اسلام واحمدیت کے نظارے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔ آمین۔

(محمد یوسف انور، استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

مضامین، رپورٹیں اور اخبار بدر سے متعلق اپنی قیمتی آراء اس ای میل پر بھجوائیں

badrqadian@rediffmail.com

جامعہ احمدیہ گھانا کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات کا انعقاد

جامعہ احمدیہ گھانا نے 27 دسمبر 2009ء کو اپنی سترھویں سالانہ تقریب تقسیم انعامات وسندات منعقد کرنے کی۔ تقریب کی اہمیت کے پیش نظر جامعہ احمدیہ کو خوبصورت جھنڈیوں، بینرز اور آرائشی گیٹ سے آراستہ کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ان 17 ممالک کے جھنڈے بھی لہرائے گئے تھے جن سے تعلق رکھنے والے طلباء جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں۔ مہمان خصوصی مکرم الحاج مولوی محمد یوسف یاؤسن صاحب نائب امیر اوّل وقائمقام امیر ومشنری انچارج گھانا نے۔ تقریب کے باقاعدہ آغاز سے قبل لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کروائی۔ تلاوت قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کے بعد خاکسار نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس وقت جامعہ احمدیہ گھانا میں 17 ممالک کے 147 طلباء زیر تعلیم ہیں جنہیں کل 12 مختلف مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ امسال جامعہ احمدیہ سے کل 35 طلباء اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد میدان عمل میں جانے کے لئے تیار ہیں۔ اسی طرح جنوری 2010ء سے شروع ہونے والے نئے تعلیمی سال کے لئے جامعہ اور مدرسۃ الحفظ کے نئے طلباء کے داخلے مکمل ہوچکے ہیں۔

طلباء کی علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے مجلس علمی وارشاد کے نام سے ایک شعبہ قائم ہے۔ اس شعبہ کے تحت دوران سال چھ علمی مقابلے جامعہ اور مدرسۃ الحفظ کے طلباء کے درمیان بطور انفرادی مقابلہ جات کے کروائے گئے علاوہ ازیں تین کوئز پروگرام گروپس کے مابین منعقد ہوئے اور مختلف مواقع کی مناسبت سے سیمینارز اور جلسے منعقد کئے گئے۔ طلباء کی جسمانی صلاحیتوں کو صیقل کرنے کے لئے شعبہ کھیل ہے جس کے تحت دوران سال کل اکیس انفرادی واجتماعی ورزشی مقابلے کروائے گئے۔

صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے جامعہ احمدیہ کا دوسرا سووینیر جو کہ صد سالہ خلافت جوبلی کے جلسہ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گھانا تشریف آوری اور سارے دورہ کی مکمل تفصیل پر مشتمل ہے تیار کرنے کی سعادت ملی۔ جون 2009ء میں جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام دوسری نیشنل تعلیم القرآن کلاس کا کامیابی سے انعقاد ہوا جس میں ملک بھر سے 50 طلباء نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ طلباء جامعہ احمدیہ کو نیشنل شوریٰ اور اجتماع خدام الاحمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی اور امسال جون میں پہلے سمسٹر کے اختتام پر طلباء جامعہ اور رمضان المبارک میں مدرسۃ الحفظ کے طلباء وقف عارضی کے لئے ملک کی مختلف جماعتوں میں گئے۔

پرنسپل کی سالانہ رپورٹ کے بعد پانچ طلباء نے کورس کے شکل میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ فی مدح حضرت رسول مقبول ﷺ (یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ) پیش کیا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی گھانا نے علمی اور ورزشی مقابلوں میں پوزیشنز لینے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ نیز امسال جامعہ احمدیہ گھانا سے فارغ التحصیل ہونے والے 35 طلباء کو ڈپلومہ سرٹیفیکیٹس عطا کئے۔ اس کے بعد سپاسنامے پیش کئے گئے پھر جامعہ کے ایک طالب علم عزیزم عبد الغفور سعید صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا دعائیہ منظوم کلام: ترنم سے پیش کیا۔ بعدہ مہمان خصوصی نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور اختتامی دعا کروائی۔ پھر فوٹو سیشن ہوا۔ نماز ظہر وعصر کے بعد جملہ مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں جماعتی عہدیداران کے علاوہ ڈاکٹرز، اکرافو چیفس ودیگر احباب جماعت، مرکزی اسٹاف کی فیملیز اور امسال فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کے والدین اور عزیز واقارب بھی شامل ہوئے۔ (حمید اللہ ظفر۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا)

لجنہ اماء اللہ ویسٹرن ایریا سیرالیون کے تیسرے سالانہ اجتماع کا شاندار انعقاد

لجنہ اماء اللہ سیرالیون ویسٹرن ایریا کو مرکزی شہر فری ٹاؤن میں مورخہ 13 دسمبر 2009ء کو تیسرا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ نیشنل ہیڈکوارٹرز کے ہال کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تصاویر اور مختلف قسم کے خوبصورت بینرز اور پوسٹرز کے ساتھ سجایا گیا۔

نماز فجر اور درس کے بعد مارچ پاسٹ ہوا۔ ہر جماعت کی لجنہ وناصرات سفید لباس میں ملبوس اپنی اپنی مجلس کے بینرز اٹھائے ہوئے تھیں۔ بینرز کے اوپر آنحضور ﷺ کی احادیث مبارکہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء احمدیت کے اقتباس تحریر کئے گئے تھے۔ مارچ پاسٹ کے دوران نعرہ ہائے تکبیر اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کیا گیا۔ اس کے علاوہ متفرق اسلامی نظمیں پڑھی گئیں۔ افتتاحی تقریب میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسارہ نے لجنہ کا عہد دہرایا۔ محترمہ رشیدہ جالو اور آمنہ مانسرے نے باری باری حدیث مبارکہ اور اقتباسات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر مبنی تقاریر کیں۔ جس کے بعد: ''ہے دست قبلہ نما لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ''
کی نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھی گئی۔ مسز للیاں سونگو نے مہمانان کا تعارف کروایا۔ نیشنل صدر لجنہ مسز سلمی کالوں، حاجہ صفیہ بنگورا اور مسز حلیمہ بنگورا نے لجنہ کی تربیت کیلئے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔ اجتماع میں لجنہ وناصرات کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کا بھی انعقاد کیا گیا۔ اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ مسز سلمی کالوں نے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی لجنہ و ناصرات میں انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے بعد اجتماع کے پروگرام ختم ہوئے۔ اس اجتماع میں 6 جماعتوں کی 678 لجنہ وناصرات نے شرکت کی۔ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

(مبشرہ فردوس۔ سیرالیون)

مجلس انصار اللہ لائبیریا (Liberia) کے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

مجلس انصار اللہ لائبیریا کو مورخہ 14 اور 15 نومبر 2009ء کو اپنا دوسرا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تین بجے مکرم محمد زکریا صاحب قائم مقام امیر ومبلغ انچارج نے لوائے احمدیت لہرایا اور ڈاکٹر عبد الحلیم صاحب نے لائبیریا کا قومی پرچم لہرایا۔

افتتاحی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ عہد کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا گیا۔ مکرم محمد زکریا صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں حضور انور نے انصار کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ تمام کامیابیوں کا دارومدار تقویٰ پر ہے اس لئے جب آپ دوسروں کو تبلیغ کرر ہے ہوں گے تو آپ کی اپنی زندگی دوسروں کے لئے نمونہ ہونی چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی حضور انور نے بچوں کی تربیت کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ اپنے گھروں میں بچوں کو صحیح احمدی ماحول دیں۔ بعدہ کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد مجالس سوال وجواب کا دلچسپ پروگرام ہوا۔

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد قرآن مجید کا درس ہوا۔ جس کے معاً بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔ اختتامی اجلاس میں مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس سیشن میں لونا کاؤنٹی کے سینیٹر نے بھی تقریر کی اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی وتعلیمی اور طبی خدمات کو سراہا۔ آخر پر مکرم محمد زکریا صاحب قائم مقام امیر ومبلغ انچارج نے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ اس اجتماع کا اختتام ہوا۔ (نوید احمد عادل۔ مبلغ سلسلہ)

لوکل مبلغین گیمبیا کے پندرہ روزہ ریفریشر کورس کا انعقاد

ماہ اکتوبر 2009ء میں ملک بھر کے مبلغین کا ریفریشر کورس منعقد کیا گیا۔ ملک کے لوئر ریجن مانسا کونکو کے طاہر احمدیہ سینئر سیکنڈری سکول میں مورخہ 2 تا 15/اکتوبر کو ہونے والی اس پندرہ روزہ کلاس میں ملک بھر کے 35 لوکل مبلغین میں سے 32 حاضر تھے۔ اسی طرح تمام مرکزی مبلغین بھی شامل تھے۔ تدریسی مضامین کے لئے قرآن، یسرنا القرآن، کلام، فقہ اور نظام جماعت کو لیا گیا۔ مرکزی مبلغین اور سینئر لوکل مبلغین نے تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ معلمین کی ٹریننگ کے لئے ہر روز انہی میں سے امام الصلوۃ کا انتخاب کیا جاتا رہا۔ امام الصلوۃ کا فرض تھا کہ کسی تربیتی پہلو پر فجر کی نماز کے بعد دس منٹ کا درس دے۔ ہر روز سینئر ومرکزی مبلغین کا پینل مغرب کی نماز سے رات نو بجے تک سوالات کے جواب دیتا۔ دن کا آغاز تہجد باجماعت سے ہوتا، نماز فجر درس القران اور ناشتہ کے بعد تدریس کا پہلا سیشن، اور دوسرا سیشن عصر سے مغرب تک جاری رہتا۔ کلاس بہت کامیاب تھی اور تمام معلمین نے بھرپور حصہ لیا۔ معلمین کی توجہ برقرار رکھنے کے لئے سات دن کے بعد امتحان لیا اور فائنل امتحان کلاس کے اختتام سے ایک دن قبل لیا گیا۔ مکرم امیر صاحب جماعت گیمبیا، بانجل سے ایک وفد کے ساتھ پہنچے اور اختتامی تقریب میں آپ نے مبلغین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔ مکرم امیر صاحب نے پوزیشنز لینے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ (سید سعید الحسن نائب امیر ومبلغ انچارج گیمبیا)

مجلس انصار اللہ یوگنڈا کے سالانہ نیشنل اجتماع کا بابرکت انعقاد

مجلس انصار اللہ یوگنڈا کا نیشنل اجتماع مکونوزون میں دودن منعقد کیا گیا۔ اجتماع کا آغاز 14/نومبر 2009ء کو نماز ظہر وعصر کے بعد تلاوت قرآن کریم، عہد مجلس اور دعا سے ہوا۔ اس کے بعد ایک علمی تقریر ہوئی۔ پانچ بجے شام انصار کے مابین میوزیکل چیئرز کا مقابلہ ہوا۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم اسماعیل مالاگالا صاحب مبلغ سلسلہ کی تقریر اور پھر مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ سوالوں کے جواب مکرم محمد علی کائرے صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم آدم حمید صاحب نے لوکل زبان میں دیئے۔

15/نومبر دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم اسرائیل لوٹالیگا صاحب نے درس قرآن پیش کیا۔ دوسرے دن کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور لوکل زبان میں نظم سے ہوا۔ اس کے بعد ایک علمی تقریر بعنوان ''جماعت احمدیہ یوگنڈا کی تاریخ''، مکرم الحاج سلیمان موانجے صاحب نے کی۔ اس کے بعد انصار کی مختلف مجالس کے مابین علمی مقابلہ جات ہوئے۔ ان مقابلہ جات میں ایک تقریر مکرم شعیب نصیرا صاحب نے کی۔ نماز ظہر کے بعد اختتامی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم نیشنل صدر صاحب انصار اللہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ مکرم عنایت اللہ صاحب زاہد امیر جماعت یوگنڈا نے نمایاں کارکردگی دکھانے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے۔ اور اختتامی خطاب کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ امسال انصار کی حاضری 150 رہی۔

(محمد داؤد بھٹی۔ مبلغ سلسلہ مکونوزون)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر20375: مَیں افتخار الرحمٰن خان ولد مکرم سبحان خان مرحوم قوم احمدی پیشہ معلم عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میرے نام کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3846 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مولوی حلیم احمد العبد: افتخار الرحمٰن گواہ : مولوی رئیس الدین احمد خان

وصیت نمبر20376: مَیں شجاعت علی خان ولد مکرم جوگی خان صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نیاپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میرے نام کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4230 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مولانا ظہیر احمد خادم العبد: شجاعت علی خان گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر20377: شیخ ناصر الدین ولد مکرم الفت محمد مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2150 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : رئیس الدین احمد خان العبد: شیخ ناصر الدین گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر20378: محمد ناصر ولد مکرم محمد ناظم الدین قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نیاپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3846 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : مولانا ظہیر احمد خادم العبد: محمد ناصر گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر20379: میں رحیم احمد خان ولد مکرم ابرار احمد خان مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4230 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : قاری نواب احمد العبد: رحیم احمد خان گواہ : مولانا ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر20380: نوریہ تزئین زوجہ مکرم محمد سلیم نور قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن بھدرک ڈاکخانہ بھدرک ضلع بھدرک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ہار ایک عدد، جھومکا ایک جوڑی۔ ٹیکا ایک عدد کل وزن ساڑھے چار تولہ قیمت -/45000 حق مہر دس ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4000- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مولانا ظہیر احمد خادم الامۃ: نوریہ تذئین گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر20381: میں نصرت جہاں بیگم زوجہ مکرم شیخ عبد السلام قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن بھدرک ڈاکخانہ بھدرک ضلع بھدرک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: سونے کا ہار، کان کا جھالا، کنگن، انگوٹھی، پھول، مانگ ٹیکا۔ اور چاندی کا پائل اور سونے کا ٹیکا وغیرہ کل قیمت -/20150 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمد معراج علی الامۃ: نصرت جہاں بیگم گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر20382: شیخ اعجاز احمد ولد مکرم شیخ غلام مہدی محمود قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن بائی پاس بھدرک ڈاکخانہ بھدرک ضلع بھدرک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: فی الحال اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد معراج علی العبد: شیخ اعجاز احمد گواہ : رفیق احمد احمدی

وصیت نمبر20383: میں رابعہ بشریٰ بیگم زوجہ مکرم شیخ شفیع احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن بائی پاس بھدرک ڈاکخانہ بھدرک ضلع بھدرک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک جوڑی کان کا پھول ایک عدد کان کی نتھنی۔ حق مہر شوہر کو معاف کردیا ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد معراج علی الامۃ: رابعہ بشریٰ بیگم گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر20384: میں فیروز خان ولد مکرم ایوب خان قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 43 سال تاریخ بیعت 1982ء ساکن سورو ڈاکخانہ سورو ضلع بالیسر صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: فی الحال اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ارادت حسین خان العبد: فیروز خان گواہ : جمال شریعت احمد

وصیت نمبر20385: میں امۃ المجیب لوٹس زوجہ مکرم شیخ انعام رسول قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن بھونیشور ڈاکخانہ خاص ضلع بھونیشور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/110501 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : قاری نواب احمد الامۃ: امۃ المجیب لوٹس گواہ : شیخ مجاہد احمد

وصیت نمبر20386: میں روشنہ بیگم زوجہ مکرم منصور خان صاحب قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن غنچہ پاڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع ڈھینکا پالی صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر -/17501 روپے ادا شدہ۔ ہار دو عدد کان کے پھول دو عدد کل وزن پانچ تولہ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : انصار علی خان الامۃ: روشنہ بیگم گواہ : سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر20387: میں تیم بیگم زوجہ مکرم فقیر الدین خان قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر بذمہ خاوند -/25125 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فقیر الدین خان الامۃ: تیم بیگم گواہ : سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر20388: میں انوارہ بیگم زوجہ مکرم محمد سعید علی خان قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن غنچہ پاڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع ڈھینکنال صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/18525 روپے ہے۔ طلائی زیورات کان کا پھول، چوڑیاں وزن چار تولہ چاندی کی پازیب ودیگر وزن 15 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : انصار علی الامۃ: انوارہ بیگم گواہ : محمد سعید علی خان

وصیت نمبر20389: امۃ السلام نگہت زوجہ شکایت علی محمد قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر بذمہ خاوند -/110000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خانہ داری ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : مجاہد احمد الامۃ ہ: امۃ السلام نگہت گواہ : قاری نواب احمد

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ دسمبر 2009ء کی مختصر جھلکیاں

کالسرو (Karlsruhe) میں جلسہ کے لئے مجوزہ جگہ کا معائنہ۔ Pforzheim شہر میں مسجد الباقی کے سنگ بنیاد کی مبارک تقریب۔

ہماری مساجد سے محبت کے پیغام نشر ہوتے ہیں۔ ان محبت کے پیغاموں کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے جو دنیا کے امن کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہیں۔

(مسجد بیت الباقی کے سنگ بنیاد کے موقع پر حضور انور کا خطاب)

پریس میڈیا سے انٹرویو۔ مسجد بیت الباقی کے سنگ بنیاد کی پریس کوریج۔ فیملی ملاقاتیں۔

طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس کا انعقاد

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(عبدالماجد طاھر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

16 دسمبر 2009ء بروز بدھ:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات بج کر بیس منٹ پر مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

کالسرو میں جلسہ کے لئے مجوزہ جگہ کا معائنہ

جماعت احمدیہ جرمنی اپنی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر اپنے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے کوئی بڑی جگہ تلاش کر رہی ہے۔ فرینکفرٹ سے 165 کلومیٹر دور جنوب مغرب کی طرف آباد شہر Karlsruhe میں ایک بڑی وسیع و عریض جگہ جلسہ کے لئے دیکھی گئی ہے۔

پروگرام کے مطابق آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس جگہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے جانا تھا۔ صبح گیارہ بج کر دس منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور شہر Karlsruhe کی طرف روانگی ہوئی۔ آج درجہ حرارت نقطہ انجماد سے 12 درجے نیچے تھا اور برف گر رہی تھی اسی حالت میں سفر جاری رہا۔ قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد ایک بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ کے لئے زیر تجویز جگہ "Karlsruhe Messe Kongrence" پہنچے۔ جہاں شہر کے لارڈ میئر Heinz Frinch نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ کی شہر میں آمد اور اس جگہ کے معائنہ کا سن کر یہ خود تشریف لائے اور ہال سے باہر حضور انور کا استقبال کیا اور پھر قریباً نصف گھنٹہ تک میئر موصوف نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس ملاقات میں شہر کی انتظامیہ کا ایک بڑا افسر اور اس جگہ کا جنرل مینجر بھی شامل تھا۔

لارڈ میئر نے دوران گفتگو مختلف امور پر تبادلہ خیالات کے علاوہ ہر قسم کی مدد کی یقین دہانی کروائی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعوت دی کہ ہماری خواہش ہے کہ آپ اگلا جلسہ ہمارے شہر میں کریں اور اس کے بعد مستقل طور پر یہیں جلسے کریں۔ میں آپ کو ہر قسم کی مدد کی یقین دہانی کرواتا ہوں۔ اور بار بار اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ آپ ہماری اس دعوت کو قبول فرمائیں۔

میئر نے ایک تصویر کے ذریعہ اس شہر کا اور اس کے پرانے حصہ کا تعارف کروایا اور شہر کی انتظامیہ کے افسر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اس شہر کی تاریخ پر مشتمل ایک کتاب بھی پیش کی۔

Karlsruhe شہر پندرہ لاکھ کی آبادی میں سموئے ہوئے جرمنی کے صوبہ Baden Wurtemberg میں واقع ہے۔ غیر ملکیوں سے انتہائی رواداری اور ان کو اپنے اندر سمونے کا جذبہ رکھتا ہے۔ ملک کے سپریم کورٹ کے چند حصے یہاں واقع ہیں۔ اس کے قریب ایک بڑا ائرپورٹ ہے اور دوسرا ائرپورٹ 20 منٹ کی ڈرائیو پر ہے جہاں یورپ کے مختلف ممالک سے فلائٹس آتی ہیں۔

جلسہ گاہ کے لئے زیر تجویز جگہ جو کہ K.Messe کہلاتی ہے۔ اس کا کل رقبہ ایک لاکھ 50 ہزار مربع میٹر ہے اور اس کا Covered حصّہ 70 ہزار مربع میٹر ہے۔ اس میں چار بڑے ہال ہیں۔ ہر ہال 12500 مربع میٹر ہے۔ ہر ہال میں کرسیوں پر بارہ ہزار افراد بیٹھ سکتے ہیں اور ہر ہال میں 18000 سے زائد افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ تمام ہالز ائرکنڈیشنڈ ہیں اور ہر ہال سے ملحق 26 بیوت الخلاء ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی تفصیل کے ساتھ ان عمارات کا معائنہ فرمایا۔ لنگر خانہ اور کھانا کھلانے کے تعلق میں حضور انور کے دریافت فرمانے پر امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ کھانا پکانے کے لئے اس Covered ایریا کے باہر مارکی لگا کر انتظام کیا جائے گا۔ جیسے جلسہ گاہ منہائم میں کرتے ہیں۔ لیکن کھانا ان ہالوں کے اندر کھلایا جائے گا اس کی اجازت انتظامیہ نے دی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس بات کا بھی جائزہ لیں کہ ہیلتھ اینڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ تو اعتراض نہیں کرے گا۔ اس کو بھی دیکھنا پڑے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ کھڑے ہو کر Compass کی مدد سے قبلہ رخ کا بھی جائزہ لیا۔ ایک ہال کے اندر حضور انور نے Echo سسٹم بھی چیک کیا اور ایک خادم کو مختلف جگہوں پر کھڑا کر کے اُسے ہدایت کی کہ ''اللہ اکبر'' کہو۔ آواز گونجتی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ اس کا پہلے ساؤنڈ سسٹم بھی چیک کریں۔ حضور انور نے اس جگہ کی انتظامیہ اور جنرل مینجر سے دریافت فرمایا کہ پانی کے استعمال کی کیا صورت ہے۔ تیس پینتیس ہزار لوگ روزانہ پانی استعمال کریں گے کیا آپ کے پاس اتنا پانی ہے۔ کم از کم 80 ہزار سے ایک لاکھ لیٹرز سے زائد پانی روزانہ استعمال ہوگا۔ منتظمین نے بتایا کہ پانی بہت زیادہ مقدار میں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان ہالز سے باہر ملحقہ کھلے ایریا کا بھی معائنہ فرمایا جہاں پرائیویٹ خیمے لگائے جا سکتے ہیں اور پارکنگ کا بھی معائنہ فرمایا۔ یہاں دس ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ موجود ہے۔

یہ سارے ہال اور عمارات سال 2005ء میں تعمیر ہوئے ہیں۔ یہاں دوران سال نیشنل اور انٹرنیشنل نمائشیں ہوتی ہیں اور مختلف کمپنیاں حصہ لیتی ہیں۔ اس شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت قائم ہے۔ اس شہر میں ابھی تک جماعت کی مسجد تعمیر نہیں ہوئی جبکہ اردگرد کی جماعتوں میں جماعت کی مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب ہم دائیں بائیں مساجد بنا رہے ہیں تو شہر میں کیوں نہیں۔ میئر نے کہا کہ یہ تو بہت اچھا ہوگا۔ ہمیں معلوم ہوگا کہ ہمارے اچھے ہمسائے آگئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اچھے ہمسائے درمیان میں کیوں نہیں۔ حضور انور نے فرمایا مجھے امید ہے کہ میئر صاحب جگہ کے حصول میں مدد کریں گے۔ یہاں بھی مسجد کے لئے جگہ دیکھیں۔

اس شہر کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اس میں زیادہ ترٹیکنالوجی کے تعلق میں انڈسٹریز ہیں۔ مرسڈیز گاڑیاں اور Porsche گاڑیاں یہاں بنتی ہیں اور یہاں سے Black Forest کا فاصلہ 20 کلومیٹر ہے۔ یہ سرسبز و شاداب اور بہت خوبصورت پہاڑی علاقہ ہے اور دنیا بھر میں Black Forest کے نام سے مشہور ہے۔

اس جگہ کے تفصیلی معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی عمارت کے ایک بڑے ہال نما کمرہ میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام یہیں کیا گیا تھا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان عمارات کے ایک رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے اور دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔

مسجد ''بیت الباقی'' کی تقریب سنگ بنیاد

پھر پروگرام کے مطابق تین بج کر دس منٹ پر یہاں سے آگے شہر Pforzheim کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں ''مسجد بیت الباقی'' کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی۔ قریباً چالیس منٹ کے سفر کے بعد تین بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Pforzheim شہر پہنچے جہاں مقامی جماعت نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُر تپاک خیر مقدم کیا۔ آج اس جماعت کے نصیب جاگ اٹھے تھے۔ یہ اپنی خوش قسمتی پر پھولے نہ سماتے تھے۔ آج پہلی بار ان کا پیارا آقا ان کے ہاں رونق افروز ہوا تھا۔ مرد حضرات نعرے بلند کر رہے تھے اور بچیاں استقبالیہ گیت پیش کر رہی تھیں۔ خواتین اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں محبت و فدائیت کا اظہار کر رہا تھا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے لوکل امیر اور جماعت Pforzheim کے صدر نے حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ایک واقف نو بچے عزیزم تفرید احمد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ ایک بچی عزیزہ فیضیہ رحمٰن نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ممبران مجلس عاملہ جماعت Pforzheim کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مارکی میں تشریف لے گئے۔ مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکی لگائی گئی تھیں۔

سنگ بنیاد کی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم اکرم صاحب نے مع اردو ترجمہ پیش کی۔ بعد ازاں فضل احمد صاحب نے اس کا جرمن ترجمہ پیش کیا جس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور بتایا کہ صوبہ Baden- Wurttemberg میں Pforzheim کا شہر ایک لاکھ بیس ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے اور زیورات اور گھڑی سازی کی وجہ سے

ساری دنیا میں مشہور ہے۔ اس شہر کو "Golden City" بھی کہا جاتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں یہ شہر 83 فیصد تباہ ہوگیا تھا۔ اسے نئے سرے سے دوبارہ تعمیر کیا گیا تھا۔

اس شہر میں جماعت کا قیام 1984ء میں ہوا اور ممبران جماعت کے اعلیٰ حکام کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں۔ یہاں مقامی جماعت کی مالی قربانی سے مارچ 2008ء میں جماعت کو تین لاکھ 50 ہزار یورو کی لاگت سے 2000 مربع میٹر کا قطعہ زمین خریدنے کی توفیق ملی۔ فروری 2006ء سے زمین کے حصول کی کوشش شروع ہوئی اور بالآخر دو سال بعد مارچ 2008ء میں کامیابی عطا ہوئی۔ اس شہر کے میئر اور کونسل کے ممبران نے اس قطعہ زمین کے حصول کے لئے جماعت کی بہت مدد کی اور ہر طرح ساتھ دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

پلاٹ خریدنے کے بعد ہمسایوں نے لوکل کورٹ میں مسجد کی تعمیر کے خلاف اپیل دائر کی۔ کورٹ نے جماعت کے حق میں فیصلہ دیا۔ اب یہاں جو مسجد تعمیر ہوگی اس میں مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہال ہیں اور 170 نمازیوں کی گنجائش ہوگی۔ گنبد بھی ہوگا اور دس میٹر بلند مینارہ بھی تعمیر ہوگا۔ اس کے علاوہ دفاتر اور کچن اور 22 گاڑیوں کی پارکنگ کی سہولت بھی حاصل ہوگی۔

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد چار بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

مسجد بیت الباقی کے سنگ بنیاد کی تقریب پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

تشہد و تعوّذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمد للہ کہ آپ کی جماعت کو یہاں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ یہ مساجد جو عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں مسلمانوں میں خاص طور پر اس کی بڑی اہمیت ہے لیکن بدقسمتی سے بعض مسلمان ملکوں کے رویّے اور عمل کی وجہ سے ان عبادتگاہوں کو دوسروں کی نظر میں ایسا سمجھا جاتا ہے جس طرح کوئی دہشتگردی کا اڈہ ہو۔ جیسا کہ تلاوت میں آپ نے سنا یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور اُس گھر کی اتباع میں یا اس طرز پر بنایا جا رہا ہے جو اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر تھا اور پھر اس کی تعمیر دوبارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے فرمائی۔ اور یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہماری قربانیاں قبول کرے اور اس گھر کو امن کا گہوارہ بنائے۔ ہماری نسلوں کے لئے بھی اور بعد میں آنے والوں کے لئے ،سب کے لئے اور بڑے درد کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ تُو سننے والا بھی ہے اور جاننے والا بھی ہے تُو ہمارے عمل کو دیکھ رہا ہے۔

ہماری یہ قربانی جو ہم نے تیری خاطر کی ہے یہ معمولی قربانی ہے۔ لیکن ہم امید رکھتے ہیں کہ تُو اس کو قبول فرمائے گا اور جو ہمارے دل میں ہے اس کو پورا فرمائے گا۔ اور وہ جو قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام ، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت ہاجرہ نے کی وہ کوئی معمولی قربانی نہیں تھی۔ بے آب و گیاہ جگہ میں جہاں کھانے پینے کو کچھ بھی نہیں تھا وہاں جا کے وہ قربانی دی۔ اس بچے نے اپنے آپ کو اپنے گلے پر چھُری پھروانے کے لئے تیار کیا اور باپ نے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے تیار کیا اور بیٹے نے اپنی قربانی دی تو یہ قربانیوں کے باوجود اصل قربانی تو وہ تھی جو جنگل میں بغیر کسی خوراک کے رہے۔ اس قربانی کے باوجود یہ عرض کرتے ہیں کہ ہماری جو معمولی قربانی ہے اس کو قبول کر، تُو سننے والا بھی ہے اور دیکھنے والا بھی ہے۔ ہماری دعا سن اور تُو جانتا ہے اور علم رکھتا ہے کہ ہم نے تیری رضا کی خاطر یہ ساری قربانیاں کیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا اور پھر کئی ہزار سال بعد جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ پھر ایک نئے سرے سے خدا تعالیٰ کی توحید کا پیغام دنیا کو ملنے لگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہی اور اللہ نے پہلے سے ہی آپ کو اطلاع دے دی تھی، اس کے مطابق ایک اندھیرا زمانہ آیا لیکن اللہ تعالیٰ اپنی توحید کا قیام چاہتا تھا اور چاہتا ہے اور پھر اس کے اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور پھر ایک نیا دور شروع ہوا اس توحید کے قیام کا، جس کی ابتداء اسلام کی تاریخ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع ہوتی ہے۔ ابتداء تو حضرت آدم علیہ السلام سے ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی پہلے سے ہے۔ لیکن اسلام کی تاریخ میں جو جانا چاہتا ہے وہ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خانہ کعبہ کی تعمیر کے بعد اس توحید کا قیام شروع ہوا اور یہ مساجد جو ہیں اس کی اتباع میں بنائی جارہی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو اور امن اور سکون قائم کرنے کی خاطر۔ یہاں وہ لوگ جمع ہیں جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بھی ہیں ، غیروں کو یہ بتانے والے بھی ہیں کہ ہم صرف آپس میں ہی محبت کرنا نہیں جانتے بلکہ ہماری مساجد سے محبت کے پیغام نشر ہوتے ہیں۔ ان محبت کے پیغاموں کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے جو دنیا کے امن کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہیں۔

پس یہ سوچ ہے جو ہماری مساجد کی تعمیر کی سوچ ہے۔ اور اس سوچ کو لے کر آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مسجد کی تعمیر کرنی ہے اور جوں جوں اس کی تعمیر ہوتی چلی جائے توں توں ان لوگوں پر بھی ظاہر ہوتا چلا جائے کہ یہ مسجد کی تعمیر کے ساتھ ساتھ ان کے مزاج پہلے سے بھی بہتر ہو رہے ہیں اور جب انشاء اللہ تعالیٰ مسجد کی تعمیر مکمل ہوگی تو پھر مزید ان پہ روشن ہو جائے گا ،لوگوں پہ، علاقہ کے لوگوں پہ، اردگرد کے ماحول پہ کہ یہ وہ لوگ ہیں جو صحیح امن اور محبت اور پیار اور بھائی چارہ پھیلانے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی توحید کا کام کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔‘‘

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب کا جرمن ترجمہ مکرم حبیب اللہ طارق صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد بیت الباقی‘‘ کے سنگ بنیاد کے لئے مارکی سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے سنگ بنیاد کے طور پر پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے دوسری اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد درج ذیل جماعتی عہدیداران اور واقفین نو بچوں کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت عطا ہوئی۔

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت جرمنی، مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب صدر مجلس انصار اللہ، مکرم حافظ مظفر عمران صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، مکرمہ امۃ الحئی احمد صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ، مکرم نوید Wiechmaan صاحب نمائندہ سو مساجد، مکرم مبارک احمد مہار صاحب لوکل امیر Karlsruhe، مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب لوکل زعیم اعلیٰ انصار اللہ، مکرم شبیر احمد صاحب زونل قائد خدام الاحمدیہ، مکرمہ امۃ الحفیظ قمر صاحبہ لوکل صدر لجنہ اماء اللہ، مکرم سلیم احمد شاہد صاحب صدر حلقہ Pforzheim، مکرم مبشر احمد صاحب صدر حلقہ Bruchsal، مکرم محمود احمد صاحب صدر حلقہ Karlsruhe، عزیزم حاشر احمد واقف نو، عزیزہ ایمن عزیز واقفہ نو۔

سنگ بنیاد کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس مردانہ مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مقامی جماعت کی طرف سے تمام مہمانوں اور احباب جماعت کے لئے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔

میڈیا کے نمائندگان کا انٹرویو

اس موقع پر مقامی میڈیا کے نمائندوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ ملک سوئٹزرلینڈ میں میناروں کے خلاف ریفرنڈم کروانے کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر مینار کے معنی لغت (ڈکشنری) میں دیکھیں تو یہ ایک روشنی کی علامت ہے۔ مراد روشنی کا مینار ہے۔ لوگوں کو خدائے واحد کی عبادت کی طرف بلایا جاتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کیا اگر مسلمان دہشتگردی کر رہے ہیں تو میناروں پر پابندی لگانے سے دہشتگردی ختم ہو جائے گی۔ جو دہشتگردی ہوتی ہے وہ مسجد میں ہوتی ہوگی میناروں کے اوپر بیٹھ کر نہیں ہوتی۔ کیا مینارہ نہ بنانے سے اور اس کی تعمیر کی اجازت نہ دینے سے دہشتگردی ختم ہو جائے گی؟

ریفریشمنٹ اور اس دوران انٹرویو کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے ایک دفعہ پھر خیر مقدمی گیت پیش کئے۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق چار بج کر پچاس منٹ پر یہاں سے بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے فرینکفرٹ کا فاصلہ 170 کلومیٹر ہے۔ پونے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح فرینکفرٹ میں تشریف آوری ہوئی اور حضور انور اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

سات بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الباقی کے سنگ بنیاد کی خبر کی پریس کوریج

مسجد بیت الباقی کے سنگ بنیاد کی خبر مقامی اخباروں میں شائع ہوئی۔

۞......یہاں کے ایک مقامی ریجنل اخبار "Pforzheimer Zeitung" نے اپنی ویب سائٹ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر کے ساتھ مسجد کے سنگ بنیاد کی خبر دی۔

۞......اسی طرح "Pforzheimer Kurier" اور صوبائی اخبار "Suddeutsche Zeitung" نے بھی مسجد کے سنگ بنیاد کی خبر شائع کی

17/دسمبر 2009ء بروز جمعرات:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات بج کر بیس منٹ پر مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادئیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

بعد از سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج Kolon ریجن، جماعت گاگے ناؤ اور فرینکفرٹ ریجن کی جماعتوں کے 20 خاندانوں کے 83 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواستیں کیں، اپنے مسائل اور مشکلات پیش کر کے حضور انور سے رہنمائی لی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے اور ہر فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ یہ چند منٹ کی ملاقاتیں اور یہ تصویریں ان خاندانوں کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں۔ نہ صرف ان کے لئے بلکہ ان کی

آئندہ آنے والی نسلیں بھی ان لمحات کو سنبھال کر رکھیں گی اور قدر کی نگاہ سے دیکھیں گی۔ بہت سے بچوں نے اپنے گھروں میں چاکلیٹس کے اوپر لپٹا ہوا کاغذ سنبھال کر رکھا ہوا ہے کہ یہ ہمارے لئے یادگار رہے۔ یہ چاکلیٹ ہمیں حضور انور نے عطا فرمائی تھی۔ اللہ یہ سعادتیں ان سب کے لئے مبارک فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام سوا چھ بجے تک جاری رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کی کلاس

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز MTA سٹوڈیو تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ایک پروگرام تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم باسل احمد بھٹی نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم منیب احمد صاحب نے پیش کیا۔ بعدازاں افتخار احمد صاحب نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث مبارکہ مع ترجمہ پیش کی۔

’’حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر۔ اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا‘‘۔

اس کے بعد عزیزم ارسلان احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ’’رسالہ الوصیت‘‘ سے قدرت ثانیہ کے مضمون پر مشتمل اقتباس پیش کیا۔

بعدازاں عزیزم کمال احمد نے خوش الحانی کے ساتھ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؎

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ
اہل شیطاں نہ بنو اہل خدا ہو جاؤ

پیش کیا۔

’’حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول ﷺ‘‘ کے عنوان پر بلال اکبر چوہدری صاحب نے تقریر پیش کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بلال اکبر صاحب سے دریافت فرمایا کہ یہ تقریر کس نے تیار کی ہے۔ بلال صاحب نے بتایا کہ والد محترم چوہدری مقصود الرحمٰن صاحب نے فرانس سے تیار کر کے بھجوائی ہے۔ حضور نے فرمایا یہاں جامعہ سے جانے والی ایک رپورٹ میں ذکر تھا کہ طلباء کو یہ ٹریننگ دی جارہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا انڈیکس دیکھ کر اور حوالے نکال کر اپنے مضامین اور تقاریر لکھا کریں۔ طلباء کو ٹریننگ دیں اور ان سے مختلف عناوین پر مضامین لکھوائیں۔ صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر مضامین لکھوائیں۔

اردو زبان سکھانے والے انچارج استاد نے بتایا کہ طلباء سے مضامین لکھوائے جاتے ہیں اور انہیں ٹریننگ دی جارہی ہے۔ اچھا لکھنے والوں کو انعام بھی دیا جاتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انعام دینے کے لئے اپنی ذات پر بوجھ نہ ڈالا کریں۔ پرنسپل صاحب سے لیا کریں۔

بعدازاں ’’خلافت کی اہمیت وبرکات‘‘ کے عنوان پر سلمان احمد صاحب نے تقریر کی۔ سلمان احمد صاحب نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ یہ تقریر اردو زبان کے استاد نے تیار کر کے دی ہے۔

آخر پر طلباء کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں ترانہ پیش کیا جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں ؎

گلشن میں شور ہے بپا تازہ بہار کا
موسم پھر آ گیا ہے نئے قول و قرار کا
آیا ہے بادشاہ سریرِ مسیح پر
بن کر نشان قدرت پروردگار کا
پہنائی اس نے تجھ کو خلافت کی یہ عبا
ہم سب تیرے غلام ، تو محبوب یار کا
جو حکم ہو وہ نذر گزاروں مَیں سیدی
اپنا تو کچھ نہیں ہے تیرے جان نثار کا

یہ ترانہ پیش کئے جانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اساتذہ کرام سے باری باری دریافت فرمایا کہ وہ کیا پڑھاتے ہیں۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ کے تمام طلباء سے باری باری ان کا تعارف حاصل کیا کہ پاکستان سے کس علاقہ سے ہیں۔ والد کا نام کیا ہے۔ باہر کے ملک آئے ہوئے کتنا عرصہ ہو چکا ہے۔ نیز حضور انور نے طلباء سے یہ بھی دریافت فرمایا کہ جامعہ احمدیہ یوکے میں ان کا کوئی عزیز ہے جس پر بعض طلباء نے بتایا کہ فلاں فلاں طلباء ان کے عزیز ہیں۔

اس تعارف کے بعد درجہ ممہدہ ، درجہ اولیٰ اور اساتذہ کرام نے علیحدہ علیحدہ گروپس کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس طرح یہ کلاس سوا سات بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

بعدازاں MTA جرمنی کے کارکنان نے اجتماعی طور پر حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ کی طرف جاتے ہوئے کچھ وقت کے لئے ’’بیت السبوح‘‘ کے کچن میں تشریف لے گئے اور کچن کا معائنہ فرمایا۔ کچن کے کارکنان نے حضور انور کے ساتھ گروپ کی صورت میں تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد بیت السبوح‘‘ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

ہر چیز پر مقدم ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں اس دنیا میں بھی اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اپنی رضا اور جنتوں کا وعدہ فرماتا ہے۔ فرمایا: ایک دنیا دار اور ایک مومن کے معیار بہت مختلف ہیں جس کو خدا تعالیٰ کی رضا مطلوب ہو وہ دنیا کے پیچھے نہیں دوڑتا بلکہ دنیوی مادی رزق کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کہ صرف ایمان لانا کافی نہیں بلکہ تقویٰ کا حصول اصل جڑ ہے، اس کو حاصل کرنا ضروری ہے۔ مومنوں کو اسطرف توجہ دینی چاہئے اور تقویٰ نہیں تو صرف ایمان لانا خدا کا مقرب نہیں کرسکتا۔

فرمایا: آج جب ہم عالم اسلام پر نظر ڈالتے ہیں تو باوجود اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے کہ جنگوں میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو کافروں پر برتری اور فوقیت دیتا ہے مسلمانوں کی حالت زار کا عمومًا اظہار ہو رہا ہے یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ تقویٰ کی کمی ہے ورنہ خدا تعالیٰ تو وعدہ فرماتا ہے میں مومنوں کیلئے ایسے ایسے راستے کھولتا ہوں جس کا ان کو گمان بھی نہیں ہوتا اور اللہ فرماتا ہے کہ میں بغیر حساب کے دیتا ہوں اور اس کا نظارہ ہمیں قرون اولیٰ میں نظر آتا ہے جب خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی قربانیوں سے بہت زیادہ بڑھ کر ان کو عطا فرمایا اور جب تک تقویٰ کا کچھ حصہ بھی ان میں قائم رہا اسلامی حکومتوں کا رعب اور دبدبہ قائم رہا۔

فرمایا: ایک زمانہ وہ تھا کہ ہر قسم کی وسائل کی کمی کے باوجود مسلمانوں نے بڑی بڑی حکومتوں سے ٹکر لی اور ظلموں کو روکنے کیلئے ان کو زیر کیا، ان کو اللہ تعالیٰ نے بے حساب دیا۔ آج بعض مسلم ممالک نے حقیقی رب اور مالک کو چھوڑ کر دنیوی حکومتوں کی طرف نظر کی ہوئی ہے۔ یہ چیز ظاہر کرتی ہے کہ تقویٰ کی کمی ہے۔ حضور انور نے مسلمانوں کی ابتدائی کسمپرسی کی حالت بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ انہوں نے تقویٰ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر برکات کے دروازے کھول دئے۔

فرمایا: آج مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ حکومتیں ہونے کے باوجود ایک لحاظ سے محکوم ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سچے وعدوں والا ہے۔ اس نے یہ تمام نظارے آنحضرتؐ کو پہلے دکھا کر یہ بھی بتا دیا تھا کہ تقویٰ اور صبر کا پھل صرف اسی زمانے تک محدود نہیں پھر مومنین ایک تاریک زمانے کے بعد یہ پھل کھائیں گے اور آنحضرت کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی کہ غلبہ اسلام تیرے عاشق صادق کے ذریعہ ہوگا اور یہی حالات جو بیان ہوئے ہیں من حیث الجماعت مسیح موعودؑ کی جماعت پر بھی گزریں گے جس طرح ابتداء میں مسلمانوں پر زمین تنگ کی گئی تھی اسی طرح مسیح موعودؑ کے ماننے والوں پر بھی تنگ کی جائے گی تو اسلام کے پھیلنے کے راستے کھلیں گے۔

فرمایا: آج ہر احمدی گواہ ہے پاکستان میں جماعتی طور پر ہم پر زمین تنگ کی گئی۔ مختلف قسم کی پابندیاں لگائی گیں تو آج اللہ تعالیٰ نے ۱۹۵ ممالک میں احمدیت کا پودا لگا دیا۔ فرمایا: ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے افراد کی ترقی جماعت کی ترقی سے وابستہ ہے۔ انفرادی نقصانات سے جماعتی ترقی رک نہیں جاتی اس وقت دنیا کے ۱۹۵ ممالک میں ایم ٹی اے کا چینل دیکھا اور سنا جارہا ہے اور اس وقت دنیا میں اتنا وسیع نظام اور کوئی نہیں ہے۔ الٰہی جماعتوں کی یہی نشانی ہے کہ جب ان کے لئے زمین تنگ کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے مختلف رنگوں میں وسعتوں کے سامان پیدا فرما دیتا ہے اور مسیح محمدی کی جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ سلوک اس لئے فرمانا تھا کہ اسلام کی آخری فتح اللہ کے وعدوں اور آنحضرتؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہونی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم انفرادی طور پر بھی اس اہم ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے جس مقصد کے حصول کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے کوشش کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے بغیر حساب اجر کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔

☆☆☆

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 | Thursday | 25March 2010 | Issue No. 12

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

اسلام کی آخری فتح مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے ساتھ وابستہ ہے

جس طرح قرون اولیٰ کے متقیوں کو فتوحات عطا ہوئیں اسی طرح اس زمانہ میں بھی تقویٰ اختیار کرنے اور توکل کرنے والوں کے ساتھ عظیم فتوحات کے وعدے ہیں

صرف ایمان لانا کافی نہیں بلکہ تقویٰ کا حصول اصل جڑ ہے، اس کو حاصل کرنا ضروری ہے۔مومنوں کو اسطرف توجہ دینی چاھئے اگر تقویٰ نہیں تو صرف ایمان لانا خدا کامقرب نہیں کرسکتا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۲ مارچ ۲۰۱۰ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا گزشتہ خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت حسیب کے حوالے سے ایک تو مومنوں کا ذکر ہوا تھا کہ وہ ایمان کی مضبوطی کی وجہ سے ہر ابتلا اور تکلیف میں جو انہیں مخالفین کی طرف سے پہنچائی جاتی ہے حسبنا اللہ کا اعلان کرتے ہیں اور دنیا داروں کی طرف سے پہنچنے والی کوئی تکلیف، کوئی دباؤ یا کسی بھی قسم کے ظلم کا طریق ان کے ایمان کو کمزور نہیں کرتا اور دوسری بات یہ ہوئی تھی کہ انبیاء اور مومنین کے مخالفین اور دشمنوں اور انہیں تکلیف پہنچانے والوں سے اللہ تعالیٰ حساب لینے میں کافی ہے اور جب وہ فیصلہ کرلے کہ مخالفین اور حد سے بڑھنے والوں سے کیا سلوک کرنا ہے تو پھر وہ ہر مغرور و متکبر کو اس دنیا میں یا آخرت میں پکڑتا ہے اور اس کے ظلموں کا حساب لیتا ہے۔

فرمایا: عموماً ظالم انسان اس دنیا میں خدا کی گرفت سے بچتا ہے تو سمجھتا ہے کہ میں جو کر رہا ہوں ٹھیک کر رہا ہوں اور یہ بات اسے ظلم و تعدی میں بڑھا دیتی ہے۔ایسے لوگوں کے بارے میں جب خدا تعالیٰ حساب کا حکم جاری فرماتا ہے تو بڑا خوفناک انجام ہوتا ہے۔حدیث میں آتا ہے حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز جس کا حساب لیا گیا اسے عذاب دیا جائے گا۔

اس پر حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ فسوف یحاسب حسابًا یسیرا یعنی پھر اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ حساب نہیں یہ حساب جس کا قرآن میں ذکر ہے یہ تو پیش ہونا ہے جس سے قیامت کے دن کرید کر حساب لیا گیا اسے عذاب دیا جائے گا۔فرمایا یہ بڑا خوفناک انذار ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک پر رحم فرمائے۔

فرمایا: ایک مومن کا امتیاز تو تقویٰ پر چلنا ہے اور تقویٰ پر چلنے والا اللہ تعالیٰ کے انعامات سے حصہ پانے والا ہوتا ہے۔تقویٰ پر چلنے والے وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔اپنے اعمال پر نظر رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی کوشش کرتے ہیں اور جب یہ کوشش ہو رہی ہو تو ان کیلئے اللہ تعالیٰ کی صفت حسیب کس طرح ظاہر ہوتی ہے اس بارے میں اللہ تعالیٰ اپنے حسیب ہونے کا قرآن مجید میں اس طرح ذکر فرماتا ہے فرمایا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا یعنی وہ اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرسکتا اور جو اللہ پر توکل کرے وہ اس کے لئے کافی ہے یقیناً اللہ اپنے فیصلہ کو مکمل کر کے رہتا ہے یقیناً اللہ نے ہر چیز کا منصوبہ بنا رکھا ہے۔فرمایا: اس سے پہلے اللہ فرماتا ہے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا یعنی جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا۔

فرمایا: متقی کو اللہ تعالیٰ رزق عطا فرماتا ہے اور ایسے راستے کھولتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔فرمایا: ایک متقی رزق کیلئے صرف اور صرف خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اور جب توکل حقیقی ہو تو پھر خدا تعالیٰ اپنے حسیب ہونے کا اور اپنے کافی ہونے کا نظارہ دکھاتا ہے۔فرمایا: رزق صرف مادی رزق تک محدود نہیں بلکہ اس کے بڑے وسیع معانی ہیں۔اس کے معنے مادی رزق بھی ہے اور روحانی رزق بھی ہے۔اس کے معانی علم کی دولت کے بھی ہیں بلکہ تمام انسانی قویٰ بھی اس میں شامل ہیں۔

فرمایا: ایک متقی اور خدا پر توکل کرنے والے کو صرف دنیوی مادی رزق کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ ہر قسم کے رزق کی اللہ تعالیٰ سے خواہش رکھتا ہے۔حضور انور نے رزق کے وسیع معنوں کے لحاظ سے اس مضمون کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بصیرت افروز اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا:

قرآن کریم کی صورت میں جو روحانی مائدہ آنحضرت صلعم پر اترا اس کی کوئی مثال نہیں ملتی یہ قرآن مجید کا چیلنج ہے کہ اس جیسی ایک سورۃ بھی کوئی نہیں بنا سکتا۔یہ ایسا رزق اور علمی و روحانی خزانہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا جس نے نہ صرف آپؐ کی زندگی میں لوگوں کے منہ بند کرنے کے نشان دکھائے بلکہ تا قیامت یہ زندہ جاوید کتاب ہے جس میں ہر نئی ایجاد اور علم کے راستے بیان کئے گئے ہیں جو غور کرنے والے پر کھلتے چلے جاتے ہیں بشرطیکہ غور کرنے کی نظر ہو۔

فرمایا: جو علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا اس میں بعض باتیں ایسی تھیں جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں ان تک اس وقت صحابہ کی سوچ بھی نہیں پہنچ سکتی تھی اس لئے بعض باتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں ابھی یہ سمجھ نہیں کہ کون کون سے علمی خزانے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے گئے ہیں۔حضور انور نے اس سلسلہ میں ایٹم اور اس کے خوفناکیوں کے بارے میں قرآن مجید کی پیش خبری کا ذکر کر کے فرمایا: اس قسم کی کئی مثالیں ہیں جو سائنسی ایجادات کی شکل میں ظاہر ہو رہی ہیں جو قرآن کریم کی اور آنحضرت ﷺ کی علمی برتری اور مقام کو ثابت کرتی ہیں۔

فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی فکریں بھی دینی اور روحانی علم کی تلاش میں تھیں بعض تو ایسے تھے جنہوں نے مادی رزق کو خدا کے سپرد کیا ہوا تھا اور اس کوشش میں ہوتے تھے کہ کب ہمیں معرفت کے خزانے آنحضرتؐ کی زبان مبارک سے ملیں اور ہم اپنے آپ کو اس رزق سے مالا مال کریں۔حضور انور نے اس سلسلہ میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی مثال دی جو ہر وقت آنحضرتؐ کے در پر بیٹھے رہتے تھے۔اور جو علم آپ نے حاصل کیا اس کی تقسیم آج بھی جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گی۔فرمایا: یہ لوگ فیض پانے والے اور جو فیض انہوں نے حاصل کیا اسے آگے پہنچانے والے تھے۔

فرمایا: تقویٰ پر چلتے ہوئے صحابہ کی سب سے بڑی خواہش یہی ہوتی تھی کہ وہ روحانیت میں بڑھنے والے ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم پر لبیک کہنے والے ہوں اور روحانی مائدہ سے فیض پانے والے ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تازہ بتازہ اترتا تھا۔فرمایا جب انہوں نے تقویٰ پر قدم مارا، دین کو دنیا پر مقدم کیا تو دنیا بھی ان کی غلام بن گئی۔یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے روحانی رزق کے ساتھ مادی رزق کے بھی بے حساب پانے کے نظارے دیکھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدا پر توکل اور اس کی طرف سے نازل ہونے والی نعمتوں کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایمان افروز اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بننا تقویٰ اختیار کرنا بنیادی شرط ہے اور ہر مومن کی کوشش ہونی چاہئے کہ وہ تقویٰ میں بڑھے اور تقویٰ کے ساتھ دوسری بنیاد اللہ تعالیٰ پر توکل ہے۔متقی اور متوکل بنکر ایک مومن نہ صرف اپنے رزق کے سامان کرتا ہے بلکہ اپنی نسلوں کے رزق کے بھی سامان پیدا کرتا ہے۔

فرمایا: اگر متقی کی اولاد بغاوت اور ظلم پر قائم ہوگی تو پھر اللہ تعالیٰ کا دوسرا قانون چلتا ہے اور وہ برکت اٹھا لیتا ہے لیکن ایک حقیقی متقی کی اولاد نیک تربیت اور ان دعاؤں کی وجہ سے جو وہ اپنی اولاد کیلئے کرتا ہے خود بھی تقویٰ پر چلنے والی ہوتی ہے اور اس طرح اگلی نسلوں میں نیکی کی جاگ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت کی جاگ بھی لگتی چلی جاتی ہے۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات پانے کیلئے ہمیں باریک بینی سے اپنے جائزے لینے ہوں گے کہ کہیں ہماری باتوں میں جھوٹ کی ملونی تو نہیں، نیت کا کھوٹ تو نہیں، جو بھی کام کیا ہے صاف کھرا اور قول سدید سے کام لیتے ہوئے کیا ہے۔سچائی وہ ہے جو واضح طور پر دوسرے کو سمجھ آنے والی ہو۔فرمایا: متقی بننے کیلئے عبادت کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔حقیقی متقی وہی ہے جو حقوق اللہ ادا کرنے والا بھی ہو اور حقوق العباد ادا کرنے والا بھی ہو اور اس کے لئے گہرائی میں جا کر اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔فرمایا اس زمانہ میں ایک بڑی تعداد دھوکے سے دولت کما کر امیر بن جاتی ہے اور ظاہر میں بڑی کشائش رکھنے والے ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر میں یہ دولت ان کیلئے آگ ہے۔اس دنیا میں ہی یہ لوگ ہر قسم کی آگ میں جل رہے ہوتے ہیں جو بیماریوں، مقدموں اور تکلیفوں اور بلاؤں کی صورت میں ہے اور یہ دولت ان کیلئے پھر بے چینی کا باعث بنتی ہے۔

دوسرے آخرت کی آگ ہے خدا تعالیٰ اس سے بھی ڈراتا ہے۔پس ان کی یہ دولت کوئی قابل رشک چیز نہیں ہے جس کی طرف ایک مومن کی نظر ہو بلکہ ایک خوف دلانے والی بات ہے۔لیکن مومن کیلئے جب اللہ تعالیٰ رزق کا ذکر فرماتا ہے تو بابرکت رزق کا ذکر فرماتا ہے فرمایا: اصل مقصود ایک مومن کا روحانی رزق ہے جو

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)